سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2018

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2018

(سوموار3، منگل،4،بدھ5، جمعرات6، جمعۃ المبارک،7-دسمبر2018)

(یوم الاثنین24،یوم الثلاثہ25،یوم الاربعاء26،یوم الخمیس27،یوم الجمع28-ربیع الاوّل1440ھ)

سترہویں اسمبلی: پانچواں اجلاس

جلد5(حصہ اوّل) : شمارہ جات : 1تا5

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

پانچواں اجلاس

سوموار،3۔دسمبر 2018

جلد 5 : شمارہ: 1

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
1۔	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ	-----------	1
2۔	ایجنڈا	-----------	3
3۔	ایوان کے عہدے دار	-----------	5
4۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	-----------	9
5۔	نعت رسول مقبول ﷺ	-----------	10

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
6۔	چیئرمینوں کا پینل	-----------	11
	تعزیت		
7۔	امیر تبلیغی جماعت حاجی عبدالوہابؒ اور معزز وزیر جناب محمد اجمل کی والدہ ماجدہ کی وفات پر دعائے مغفرت	-----------	11
	سوالات (محکمہ جات ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ)		
8۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	-----------	12
9۔	نشان زدہ سوال اور اس کا جواب (جو ایوان کی میز پر رکھا گیا)	-----------	33
10۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	-----------	34
	پوائنٹ آف آرڈر		
11۔	معزز ممبر کو 7 کلب روڈ چیف منسٹر ہاؤس کے اندر جانے سے روکنا	-----------	42
	توجہ دلاؤ نوٹس		
12۔	رحیم یار خان میں دو بہنوں کے ساتھ اجتماعی زیادتی	-----------	45
	پوائنٹ آف آرڈر		
13۔	شوگر ملیں جلد از جلد چلانے کا مطالبہ	-----------	47
14۔	اپوزیشن کے ممبران کو پنجاب ہاؤس و دیگر شہروں میں کمرے الاٹ کرنے کا مطالبہ	-----------	50
15۔	کورم کی نشاندہی	-----------	58
	منگل، 4۔دسمبر 2018		
	جلد 5 : شمارہ 2		
16۔	ایجنڈا	-----------	63
17۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	-----------	65
18۔	نعت رسول مقبول ﷺ	-----------	66

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سوالات (محکمہ جات امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ، آبپاشی اور زراعت)	
19۔	نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات ------------	67
20۔	غیر نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات ------------	100
	تحاریک التوائے کار	
21۔	قلعہ گجر سنگھ لاہور میں واقع مکان قبضہ مافیا سے واگزار کرانے کا مطالبہ ------------	129
22۔	بہاولپور وکٹوریہ ہسپتال و میڈیکل کالج کے پروفیسر زاور سینئر ڈاکٹرز کی ڈی جی خان ہسپتال میں تعیناتی سے طلباء کو پریشانی کا سامنا ------------	130
23۔	گوجرانوالہ میں زائد المیعاد اور ممنوعہ ادویات کی سر عام فروخت ------------	131
24۔	بہاولپور وکٹوریہ ہسپتال و میڈیکل کالج کے پروفیسر زاور سینئر ڈاکٹرز کی ڈی جی خان ہسپتال میں تعیناتی سے طلباء کو پریشانی کا سامنا(---جاری)------------	132
	غیر سرکاری ارکان کی کارروائی	
	قرار دادیں (مفاد عامہ سے متعلق)	
25۔	پنجاب کے ٹائلٹ سے محروم علاقوں کو ٹائلٹ کی سہولت دینے کا مطالبہ------------	134
26۔	بھکاریوں کو روزگار فراہم کرنے کا مطالبہ ------------	136
27۔	صوبائی اسمبلی پنجاب میں محفل میلاد منعقد کرانے پر جناب سپیکر کو خراج تحسین کا پیش کیا جانا ------------	137
28۔	سموگ سے بچاؤ کے لئے اقدامات کرنے اور آگاہی مہم چلانے کا مطالبہ ------------	138
29۔	کورم کی نشاندہی ------------	140
30۔	سموگ سے بچاؤ کے لئے اقدامات کرنے اور آگاہی مہم چلانے کا مطالبہ (---جاری) ------------	141
31۔	میٹھے پانی کی فراہمی کے لئے 21۔ارب روپے مختص کرنے پر حکومت کو مبارکباد کا پیش کیا جانا ------------	142

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	بدھ، 5-دسمبر 2018	
	جلد 5 : شمارہ 3	
32-	ایجنڈا -----------	147
33-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ -----------	149
34-	نعت رسول مقبول ﷺ -----------	150
	سوالات (محکمہ جات ہائر ایجوکیشن، سکولز ایجوکیشن اور سپیشل ایجوکیشن)	
35-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات -----------	151
36-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جوایوان کی میز پر رکھے گئے) -----------	185
37-	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات -----------	189
	تحاریک التوائے کار	
38-	پرائیویٹ کلینیکل لیبارٹریز کی ناجائز منافع خوری (---جاری) -----------	201
39-	گوجرانوالہ میں زائد المیعاد ممنوعہ ادویات کی سر عام فروخت (---جاری) -----------	202
	سرکاری کارروائی	
	بحث	
40-	خوراک وزراعت پر عام بحث -----------	203
	جمعرات، 6-دسمبر 2018	
	جلد 5 : شمارہ 4	
41-	ایجنڈا -----------	251
42-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ -----------	253
43-	نعت رسول مقبول ﷺ -----------	254
	سوالات (محکمہ جات اوقاف و مذہبی امور اور ٹرانسپورٹ)	
44-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات -----------	255
45-	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات -----------	274

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	پوائنٹ آف آرڈر	
46۔	تجاوزات کی آڑ میں قبضہ میں لی گئی فصلوں کو واپس کرنے کا مطالبہ -----------	280
	توجہ دلاؤ نوٹس	
47۔	(کوئی توجہ دلاؤ نوٹس پیش نہ ہوا) -----------	284
	تحاریک التوائے کار	
48۔	(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی) -----------	284
	سرکاری کارروائی	
	بحث	
49۔	خوراک، زراعت اور پنجاب بیت المال کونسل کی سالانہ کارکردگی رپورٹ 2012 پر عام بحث (۔۔۔جاری) -----------	285
	جمعتہ المبارک، 7۔دسمبر 2018	
	جلد 5 : شمارہ 5	
50۔	ایجنڈا -----------	333
51۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ -----------	335
52۔	نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم -----------	336
	سوالات (محکمہ جات مواصلات و تعمیرات اور تحفظ ماحول)	
53۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات -----------	337
54۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جوایوان کی میز پر رکھے گئے) -----------	351
55۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات -----------	353
	تحاریک التوائے کار	
56۔	خصوصی بچوں کے سکولوں کی تعمیر کا مطالبہ -----------	359

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سرکاری کارروائی	
	بحث	
57۔	صحت پر عام بحث -----------	362
58۔	کورم کی نشاندہی -----------	363
59۔	انڈکس	

1

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(33)/2018/1876. Dated: 28th November, 2018. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:

> "In exercise of the powers conferred under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I, **Mohammad Sarwar,** *Governor of the Punjab*, hereby summon Provincial Assembly of the Punjab to meet on **Monday, 3rd December 2018 at 2:00 pm** in the Provincial Assembly Chambers Lahore."

Lahore **MOHAMMAD SARWAR**
Dated: 27th November, 2018 **GOVERNOR OF THE PUNJAB"**

3

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 3-دسمبر 2018

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ اور لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ)

توجہ دلاؤنوٹس

سرکاری کارروائی

عام بحث

حیثیت خواتین پر پنجاب کمیشن کی سالانہ رپورٹ بابت سال 2016 پر بحث

ایک وزیر حیثیت خواتین پر پنجاب کمیشن کی سالانہ رپورٹ بابت سال 2016 پر بحث کے لئے تحریک پیش کریں گے۔

5

صوبائی اسمبلی پنجاب

ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر	:	جناب پرویزالٰہی
جناب ڈپٹی سپیکر	:	سردار دوست محمد مزاری
وزیراعلیٰ	:	جناب عثمان احمد خان بزدار
قائد حزب اختلاف	:	جناب محمد حمزہ شہباز شریف

چیئرمینوں کا پینل

1۔	میاں شفیع محمد، ایم پی اے	پی پی۔258
2۔	جناب محمد عبداللہ وڑائچ، ایم پی اے	پی پی۔29
3۔	جناب محمد رضا حسین بخاری، ایم پی اے	پی پی۔274
4۔	محترمہ ذکیہ خان، ایم پی اے	ڈبلیو۔331

کابینہ

1۔	جناب عبدالعلیم خان	:	سینئر وزیر / وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ
2۔	ملک محمد انور	:	وزیر مال
3۔	جناب محمد بشارت راجا	:	وزیر قانون و پارلیمانی امور، داخلہ *
4۔	راجہ راشد حفیظ	:	وزیر خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم
5۔	جناب فیاض الحسن چوہان	:	وزیر اطلاعات وثقافت
6۔	جناب یاسر ہمایوں	:	وزیر ہائر ایجوکیشن و سیاحت

- بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشنز نمبر SO(CAB-.II)2-13/2018 مورخہ 27،29۔اگست،12۔ستمبر اور 18۔اکتوبر 2018 وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کا اضافی چارج تفویض کیا گیا۔

6

7۔ جناب عمار یاسر	: وزیر کانکنی و معدنیات
8۔ جناب محمد اخلاق	: وزیر خصوصی تعلیم
9۔ سید سعید الحسن	: وزیر اوقاف و مذہبی امور
10۔ جناب عنصر مجید خان نیازی	: وزیر محنت و انسانی وسائل
11۔ جناب محمد سبطین خان	: وزیر جنگلات، جنگلی حیات اور ماہی پروری، تحفظ ماحول*
12۔ جناب محمد اجمل	: وزیر سماجی بہبود و بیت المال
13۔ چودھری ظہیر الدین	: وزیر پبلک پراسیکیوشن، آبپاشی*، ٹرانسپورٹ*، داخلہ*
14۔ جناب ممتاز احمد	: وزیر آبکاری و محصولات اور نارکوٹکس کنٹرول
15۔ محترمہ آشفہ ریاض	: وزیر ترقی خواتین
16۔ جناب محمد تیمور خان	: وزیر امور نوجواناں و کھیلیں، آثار قدیمہ*
17۔ مہر محمد اسلم	: وزیر امداد باہمی
18۔ میاں خالد محمود	: وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ
19۔ میاں محمد اسلم اقبال	: وزیر صنعت، تجارت اور سرمایہ کاری
20۔ جناب مراد راس	: وزیر سکولز ایجوکیشن
21۔ میاں محمود الرشید	: وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
22۔ جناب محمد ہاشم ڈوگر	: وزیر بہبود آبادی
23۔ سردار محمد آصف نکئی	: وزیر مواصلات و تعمیرات
24۔ ملک نعمان احمد لنگڑیال	: وزیر زراعت
25۔ سید حسین جہانیاں گردیزی	: وزیر مینجمنٹ اور پروفیشنل ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ

7

26- جناب محمد اختر	:	وزیر توانائی
27- جناب زوار حسین وڑائچ	:	وزیر جیل خانہ جات
28- جناب محمد جہانزیب خان کھچی	:	وزیر ٹرانسپورٹ
29- جناب شوکت علی لالیکا	:	وزیر زکوٰۃ و عشر
30- جناب سمیع اللہ چودھری	:	وزیر خوراک
31- مخدوم ہاشم جواں بخت	:	وزیر خزانہ، منصوبہ بندی و ترقیات*
32- جناب محمد محسن لغاری	:	وزیر آبپاشی
33- سردار حسنین بہادر	:	وزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ
34- محترمہ یاسمین راشد	:	وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن
35- جناب اعجاز مسیح	:	وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور

ایڈووکیٹ جنرل

جناب احمد اویس

ایوان کے افسران

قائم مقام سیکرٹری اسمبلی	:	سید علی عمران رضوی
ڈائریکٹر جنرل (پارلیمینٹری افیئرز اینڈ ریسرچ)	:	جناب عنایت اللہ لک

9

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا پانچواں اجلاس

سوموار،3۔دسمبر 2018

(یوم الاثنین،24۔ربیع الاوّل 1440ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں سہ پہر 3 بج کر 43 منٹ پر زیر صدارت جناب ڈپٹی سپیکر سردار دوست محمد مزاری منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری خالد عثمان علوی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِo

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا كُوۡنُوۡا قَوّٰمِيۡنَ لِلّٰهِ
شُهَدَآءَ بِالۡقِسۡطِ وَلَا يَجۡرِمَنَّكُمۡ شَنَاٰنُ قَوۡمٍ عَلٰۤى اَلَّا
تَعۡدِلُوۡا ؕ اِعۡدِلُوۡا هُوَ اَقۡرَبُ لِلتَّقۡوٰى وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيۡرٌۢ
بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ ۝ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ
لَهُمۡ مَّغۡفِرَةٌ وَّاَجۡرٌ عَظِيۡمٌ ۝

سورة المآئدة آيات 8 تا 9

اے ایمان والوں!اللہ کے لئے انصاف کی گواہی دینے کے لئے کھڑے ہو جایا کرو اور لوگوں کی دشمنی تم کو اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ انصاف چھوڑ دو۔ انصاف کیا کرو کہ یہی پرہیزگاری کی بات ہے اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ کچھ شک نہیں کہ اللہ تمہارے سب اعمال سے خبردار ہے (8) جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے ان سے اللہ نے وعدہ فرمایا ہے کہ ان کے لئے بخشش اور اجرِ عظیم ہے (9)

وما علینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

میری زندگی میری آبرو یہ عطائے یادِ رسولؐ ہے
جو یہ درد ہے تو قرارِ جاں ہے اگر یہ زخم ہے تو پھول ہے
تیرے ذکر کی ہیں یہ برکتیں میرے بگڑے کام سنور گئے
جہاں تیری یاد ہے دلنشیں وہیں رحمتوں کا نزول ہے
یہی آرزو ہے جو سرخرو ملے دو جہان کی آبرو
میں کہوں غلام ہوں آپؐ کا وہ کہیں کہ ہم کو قبول ہے
یہ بڑے نصیب کی بات ہے تیرے لب پہ انجم خُوش نوا
کبھی حمد ربّ جلیل ہے کبھی نعت پاک رسولؐ ہے

جناب ڈپٹی سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں۔

چیئرمینوں کا پینل

قائم مقام سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز ممبران پر مشتمل پینل آف چیئرمین نامزد فرمایا ہے:

1. میاں شفیع محمد، ایم پی اے — پی پی۔258
2. جناب محمد عبداللہ وڑائچ، ایم پی اے — پی پی۔29
3. جناب محمد رضا حسین بخاری، ایم پی اے — پی پی۔274
4. محترمہ ذکیہ خان، ایم پی اے — ڈبلیو۔331

تعزیت

امیر تبلیغی جماعت حاجی عبدالوہابؒ اور معزز وزیر جناب محمد اجمل کی والدہ ماجدہ کی وفات پر دعائے مغفرت

جناب محمد معاویہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! قریب کے عرصہ میں عالم اسلام کی عظیم شخصیت، جن کی ساری زندگی اشاعت دین، خدمت دین، حضورؐ، صحابہؓ کرام اور اہل بیت کی محبتیں بتانے میں گزری، میری مراد حاجی عبدالوہابؒ جن کا انتقال ہو گیا تھا۔ میں چاہوں گا کہ ہم تمام مل کر اُن کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا کر لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، حاجی عبدالوہابؒ کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! ہمارے معزز وزیر جناب محمد اجمل کی والدہ ماجدہ بھی وفات پا چکی ہیں اُن کے لئے بھی دعائے مغفرت کر لی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد اجمل کی والدہ ماجدہ کے لئے بھی دعائے مغفرت کی جائے۔

(اس مرحلہ پر جناب محمد معاویہ نے ایوان میں دعائے مغفرت کرائی)

سوالات

(محکمہ جات ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ)

نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ اور لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ کے سوالات ہیں۔ وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ یہاں پر نہیں ہیں تو لوکل گورنمنٹ کے سوالات defer کر دیئے گئے ہیں۔ جی، سوال نمبر 46 جناب نصیر احمد کا ہے۔ جی، جناب نصیر احمد!

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! سوال نمبر 46 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب لینڈ ڈویلپمنٹ کمپنی میں چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ کی بھرتی سے متعلقہ تفصیلات

*46: **جناب نصیر احمد:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پنجاب لینڈ ڈویلپمنٹ کمپنی میں سال 2013 تا 2018 میں کتنے چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ بھرتی کئے گئے؟

(ب) کیا تمام بھرتیاں قانون کے مطابق ہوئیں؟

(ج) کیا یہ بھرتیاں آڈیٹر جنرل آف پاکستان سے مشاورت کے بعد کی گئیں؟

(د) اگر یہ بھرتیاں غیر قانونی تھیں تو اب تک کیا کارروائی کی گئی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) پنجاب لینڈ ڈویلپمنٹ کمپنی میں چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ کا کوئی عہدہ موجود نہیں ہے۔ فروری 2015 میں ایک اسامی "چیف فنانشل آفیسر" کا اشتہار شائع کیا گیا جس کے لئے چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ یا کاسٹ مینجمنٹ اکاؤنٹنٹ کے حامل افراد سے درخواستیں طلب کی گئیں۔ اس اسامی کے لئے ایک چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ کو میرٹ پر بھرتی کیا گیا۔

(ب) چیف فنانشیل آفیسر کی بھرتی مروجہ قانون کے مطابق ہوئی۔

(ج) پنجاب لینڈ ڈویلپمنٹ کمپنی ایک پبلک لمیٹڈ کمپنی ہے جو کہ کمپنیز آرڈیننس 1984 کے سیکشن 32 کے تحت قائم ہوئی۔ اس کمپنی میں کسی شخص کی بھرتی کے لئے آڈیٹر جنرل آف پاکستان سے مشاورت کی ضرورت نہیں ہے۔

(د) درج بالا جوابات سے واضح ہے کہ یہ بھرتی قانون کے عین مطابق تھی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اگر یہ بھرتی قانون کے مطابق ہوئی ہے تو انکوائری کس حوالے سے کی جارہی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اکاؤنٹنٹ کی بھرتی کے حوالے سے کوئی انکوائری نہیں ہو رہی۔ پنجاب لینڈ ڈویلپمنٹ کمپنی کے مختلف معاملات ہیں جس کے کچھ کیسز نیب میں بھی زیر سماعت ہیں اُن میں کچھ گرفتاریاں بھی ہوئی ہیں۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔ جی، جناب محمد طاہر پرویز!

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! سوال نمبر 221 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: چوبرجی چوک تا سمن آباد موڑ ملتان روڈ پر یوٹرن بنانے سے متعلقہ تفصیلات

*221: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اورنج لائن ٹرین کے لئے ملتان روڈ لاہور چوبرجی چوک تا سمن آباد موڑ پر پٹڑی کی تعمیر اونچائی پر کی گئی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس ایریا میں عام ٹریفک کے لئے ون وے سڑک تعمیر کی گئی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اورنج لائن ٹرین پٹڑی کی تعمیر سے قبل چوبرجی چوک تا پل نالہ سمن آباد تین چار یوٹرن تھے جبکہ سڑک کی تعمیر نو کرتے ہوئے تمام یوٹرن ختم کر دیئے گئے ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان یوٹرن کو ختم کرنے سے اس سڑک کے ساتھ قائم کالونیوں کے مکینوں کو نہ صرف مشکلات کا سامنا ہے بلکہ انہیں ہر بار تقریباً دو سے اڑھائی کلو میٹر اضافی فاصلہ طے کرنا پڑتا ہے؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان یوٹرن کے خاتمہ سے پل نالہ سمن آباد اور چوبرجی چوک ٹریفک بہت زیادہ جام رہتی ہے؟

(و) کیا حکومت اس مسئلے کو حل کرنے کے لئے اس علاقے میں دو سے تین یوٹرن بنانے کو تیار ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) یہ درست ہے۔

(ج) اورنج لائن ٹرین تعمیراتی منصوبہ سے قبل چوبرجی چوک تا سمن آباد دو یوٹرن موجود تھے۔ پہلا یوٹرن گرلز پرائمری سکول چوبرجی کوارٹرز اور دوسرا گرین بلڈنگ سٹاپ (خود ساختہ عوام الناس) پر واقع تھا۔ دونوں ہی یوٹرن کو بھاری مشینری کی نقل و حرکت کے دوران کسی بھی غیر معمولی واقعہ سے بچنے کے لئے عوام الناس کی حفاظت کے پیش نظر عارضی طور پر بند کر دیا گیا ہے۔

(د) تعمیراتی کاموں کے دوران عوام الناس کو سہولت فراہم کرنے کے لئے مندرجہ ذیل دو متبادل راستے موجود ہیں۔

(i) چوبرجی کوارٹرز اور اسلامیہ پارک کے درمیان لنک روڈ۔

(ii) شام نگر روڈ اور ایل او ایس نالہ کے متوازی سڑک۔

(ہ) یہ درست ہے لیکن یوٹرن تعمیر ہونے کے بعد ٹریفک کا بہاؤ بہتر ہو جائے گا۔

(و) جی ہاں! حکومت نے اس مسئلے کے حل کے لئے ٹریفک پولیس اور کنسلٹنٹ نیسپاک کے ساتھ مل کر تین یوٹرن بنانے کے لئے ڈیزائن تیار کر رکھے ہیں جو کہ منصوبہ مکمل ہونے سے پہلے بنا دیئے جائیں گے۔ ان تین یوٹرن کے مقامات درج ذیل ہیں:

(i) گرلز پرائمری سکول چوبرجی کوارٹرز کے برعکس۔
(ii) ایل او ایس نالہ۔
(iii) لٹن روڈ پولیس سٹیشن کے برعکس۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! وزیر موصوف یہ بتانا پسند کریں گے کہ یہ منصوبہ کب تک مکمل کر رہے ہیں اور اس منصوبے کو کب funding ہو رہی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! یہ بات درست ہے کہ یہ دونوں یوٹرن گنجان آبادیوں کے درمیان ہیں اور وہاں پر ہیوی مشینری کام کر رہی تھی جس کی وجہ سے آئے دن حادثات ہو رہے تھے جس کی وجہ سے یہ یوٹرن عارضی طور پر بند کئے گئے تھے ابھی بھی وہاں پر electrical and mechanical work ہو رہا ہے۔ اُس کے اوپر اورنج لائن ٹرین کی کیبل بچھ رہی ہے جس کے لئے بھاری مشینری ہر وقت وہاں پر آتی جاتی ہے اور اس سے وہاں پر ابھی بھی حادثات کا اندیشہ ہے۔ ہمیں توقع ہے کہ اگلے ایک ماہ کے اندر یہ کام مکمل ہو جائے گا تو ان یوٹرن کو پبلک کے لئے کھول دیا جائے گا اور ان یوٹرن کی منظوری بھی ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! وزیر موصوف کی طرف سے ایک ماہ کا ٹائم دیا جا رہا ہے یہ تینوں یوٹرن کے حوالے سے ہے یا جو پہلے دو یوٹرن تھے اُن کو کھولنے کا ٹائم دیا جا رہا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ایک ماہ کے اندر یہ تینوں یوٹرن انشاء اللہ کھول دیئے جائیں گے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! ویسے تو تیس دنوں میں ان کے تیس یوٹرن بنتے ہیں لیکن چلیں تین یوٹرن پر گزارا کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اگلا سوال نمبر 355 محترمہ سعدیہ سہیل رانا کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب نصیر احمد کا ہے۔ جی، جناب نصیر احمد!

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! سوال نمبر 417 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

آشیانہ ہاؤسنگ سکیم میں گھروں کی تعمیر اور بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

*417: جناب نصیر احمد: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) آشیانہ ہاؤسنگ سکیم کب شروع کی گئی؟

(ب) اس سکیم کے تحت اب تک کتنے گھر تعمیر ہو چکے ہیں اور کتنے گھر زیر تعمیر ہیں؟

(ج) حکومت مالی سال 19-2018 کے بجٹ میں مذکورہ سکیم کے لئے کتنی رقم مختص کر رہی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) پنجاب لینڈ ڈویلپمنٹ کمپنی مارچ 2010 میں تشکیل دی گئی جس کا مقصد پنجاب میں آشیانہ ہاؤسنگ سکیم کا قیام تھا۔

(ب) اس سکیم کے تحت گھروں کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

- آشیانہ قائد لاہور 1754 گھر۔
- آشیانہ فیصل آباد 106 گھر۔
- آشیانہ ساہیوال 125 گھر۔
- آشیانہ اقبال لاہور میں تاحال کوئی گھر تعمیر نہیں ہوا۔

(ج) حکومت نے مالی سال 19-2018 کے بجٹ میں مذکورہ سکیم کے لئے کوئی رقم مختص نہیں کی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! وزیر موصوف جز (الف) اور جز (ب) کا جواب پڑھ کر سنا دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اس سوال کا جواب misprint ہو گیا ہے۔ یہ سوال پچھلی دفعہ آیا تھا اور محکمہ سے کہا گیا تھا کہ اس سوال کے جواب کی تصحیح کریں اور یہ تصحیح کرنے کے لئے لکھ کر بھی بھجوایا گیا تھا لیکن کسی وجہ سے اس کی تصحیح نہیں ہو سکی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! میں وزیر موصوف کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے خود ہی مان لیا اور اس حوالے سے مزید بحث سے بچ گئے ہیں۔ میری گزارش ہو گی کہ اس سوال کے جواب کے جز(ج) کے اندر بتایا گیا ہے کہ حکومت نے مالی سال 19-2018 کے اندر اس سکیم کے لئے کوئی پیسے مختص نہ کئے ہیں۔ گزارش یہ ہے کہ یہاں پر 2 ہزار سے زائد گھروں کی تعمیر ہو چکی ہے اور وہاں پر ہزاروں کی تعداد میں لوگ رہ رہے ہیں اور یہ دو اور تین مرلہ کے گھروں کی سکیم ہے۔ اس ہاؤسنگ سکیم میں جب سے یہ گورنمنٹ آئی ہے وہاں پر بُرے حالات ہیں وہاں پر بجلی ہے اور نہ سڑکوں کی repair ہو رہی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ نے جو سوال دیا ہے اس سوال کو pending کر دیا گیا ہے۔ میرے خیال میں جب یہ سوال دوبارہ آئے گا تو آپ اس وقت اس پر بات کر لیجئے گا۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں باقی سوالات کا جواب دے سکتا ہوں۔ انہوں نے توجہ دلائی ہے بہت اچھی بات ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! نہیں۔ یہ سوال pending کر دیا گیا ہے۔ آپ بیٹھیں۔ بہت شکریہ۔ اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔ جی، جناب محمد طاہر پرویز!

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! سوال نمبر 604 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد: پی پی-112 کے علاقہ میں واٹر فلٹریشن پلانٹ لگانے کی تفصیلات

*604: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی پی-112 فیصل آباد کے علاقہ جات بڑا شیر سنگھ والا، پرانی آبادی، آغا ٹاؤن، بابر کالونی، جگو ٹاؤن، بغداد سٹی، ملویاں والا، رفیق کالونی، چراغ کالونی، سجاد ٹاؤن، باؤ والا اور رشید آباد میں میٹھا پانی دستیاب نہ ہے مجبوراً ان علاقہ جات کے رہائشی مضر صحت اور کھارا پانی پینے پر مجبور ہیں جبکہ یہ علاقہ جات چالیس سال سے زائد عرصہ سے آباد ہیں؟

(ب) کیا حکومت ان علاقہ جات میں میٹھا پانی فراہم کرنے اور واٹر فلٹریشن پلانٹ لگانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) (واسا فیصل آباد):

فیصل آباد کا زیر زمین پانی کھارا ہے فیصل آباد کے شہریوں کے لئے فیصل آباد سے تقریباً 30 کلومیٹر دور چنیوٹ کے قریب ٹیوب ویل لگا کر پانی مہیا کیا جاتا ہے جو کہ فیصل آباد کے تقریباً 70 فیصد کے قریب آبادی کو دیا جارہا ہے مذکورہ آبادیاں فیصل آباد کے out skirt میں واقع ہیں جس کے لئے نئے واٹر ریسورس کی ضرورت ہے اس کے لئے 20MGD کا واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ جھنگ برانچ پر تجویز کیا گیا ہے جن کے لئے واسا فیصل آباد نے فارن فنڈز کی مدد کے لئے منصوبہ تجویز کیا ہوا ہے جو کہ فنڈز کے منتظر ہیں جن کے شروع ہونے سے ان آبادیوں کو پانی مہیا کیا جاسکتا ہے۔

(ب) (پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ساؤتھ):

گورنمنٹ آف پنجاب کی پالیسی کے تحت محکمہ پبلک ہیلتھ 13 عدد واٹر فلٹریشن پلانٹ فیصل آباد شہر میں لگا رہا ہے جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں نے جز (الف) میں جن علاقہ جات کا ذکر کیا تھا ان میں بڑا شیر سنگھ والا، پرانی آبادی، آغا ٹاؤن، بابر کالونی، جگو ٹاؤن، بغداد سٹی، ملویاں والا، رفیق کالونی، چراغ کالونی، سجاد ٹاؤن، باؤ والا اور رشید آباد اور اس کے ساتھ ملحقہ آبادیاں شامل ہیں۔ اس پر گورنمنٹ کا جواب آیا ہے کہ ابھی ہم اس پر کام کر رہے ہیں۔ ہم نے پچھلے دور حکومت میں وہاں پینے کے پانی کے لئے فرنچ پراجیکٹ کو منظور کرایا تھا۔ اس وقت میاں محمد شہباز شریف وزیر اعلیٰ تھے۔ اس منصوبے کو drop کر دیا گیا ہے۔ اس کی وجہ سے تقریباً 30 لاکھ کی آبادی جو شہر کے ساتھ منسلک ہے اور ڈسٹرکٹ میں بھی یہ آبادیاں آتی ہیں وہ متاثر ہوں گی۔ پینے کا صاف پانی ان کے منشور میں بھی شامل رہا ہے کہ یہ پینے کا پانی لوگوں کو مہیا کریں گے لیکن یہ تو پہلی سکیموں کو ہی کاٹ رہے ہیں۔ کیا منسٹر صاحب بتائیں گے کہ پینے کے پانی کی یہ سکیم کس وجہ سے drop کی گئی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پینے کے پانی کی کوئی سکیم drop نہیں کی گئی۔ فیصل آباد eastern sides کے لئے 30MGD ملین گیلن پانی یومیہ دینا ہے۔ اس کی کل رقم 15۔ارب روپے ہے، 12۔ارب فرنچ ڈویلپمنٹ بنک نے دینا ہے اور 3۔ارب روپے گورنمنٹ نے دینے ہیں۔ اس پر بڑی تیزی سے کام ہو رہا ہے۔ اس کی ECNEC سے منظوری ہو چکی ہے اس کی final stage ہے۔ آئندہ ہفتہ ڈیڑھ ہفتہ میں اس کے ٹینڈرز اخبارات میں آ جائیں گے۔ اس طرح کی پانی کی کسی سکیم کو drop نہیں کیا گیا۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ تھا کہ آغا ٹاؤن، بابر کالونی، جگو ٹاؤن، بغداد سٹی، ملویاں والا، رفیق کالونی اور اس سے ملحقہ آبادیوں میں کیا حکومت میٹھا پانی دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟ وہاں آپ کے متعلقہ ایم ڈی واسا کہہ رہے ہیں کہ پینے کے پانی کی یہ سکیم drop کر دی گئی ہے۔ یہاں پر جواب میں بھی یہ لکھا ہوا ہے کہ ہم فلٹریشن پلانٹ لگا رہے ہیں جبکہ ان تمام علاقوں میں ان کی تفصیل کے اندر ہے کہ ٹینکی والا پارک نزد ڈی ٹائپ کالونی۔ اب ڈی ٹائپ کالونی شہر کے دوسری طرف ہے۔ یہ مجھے بتا دیں کہ ان علاقوں میں انہوں نے کوئی ایک بھی فلٹریشن پلانٹ لگانے کی سکیم دی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! 13 فلٹریشن پلانٹس فیصل آباد میں لگائے جا رہے ہیں جن میں سے تین مکمل ہو چکے ہیں اور چھ کا صرف الیکٹرک کنکشن رہتا ہے اور باقی چار پلانٹس پر کام جاری ہے۔

جناب سپیکر! میرے بھائی کی دس سال حکومت رہی ہے اور پچھلے دس سالوں میں اگر یہ کام نہیں ہو سکا تو یہ ہمیں کم از کم دس ماہ تو دیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! فیصل آباد میں پینے کے صاف پانی کے حوالے سے چیخ و پکار سمجھ آتی ہیں لیکن میں یہ سمجھ رہا ہوں کہ میں نے پہلے جو جواب دیا ہے اس کو یہ تسلی سے پڑھ لیں کہ 20MGD کا واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ جھنگ برانچ پر تجویز کیا گیا ہے جس کے لئے واسا نے foreign funds کے لئے منصوبہ تجویز کیا ہوا ہے اور فنڈز کے منتظر ہیں۔ یہ فنڈز منظور ہونے سے ان آبادیوں کو پانی مہیا کیا جا سکتا ہے۔

جناب سپیکر! یہ جو فلٹریشن پلانٹس لگنے ہیں یا کوئی surface water treatment plant لگانا ہے تو اس کے لئے بھی وقت درکار ہے۔ اس کی feasibility بنتی ہے اور اس کے بعد اس کی consultation ہوتی ہے۔ یہ کم از کم چھ آٹھ ماہ کا process ہے پھر اس کے لئے funding ہوتی ہے اور پھر وہ منصوبہ پایۂ تکمیل کو پہنچتا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ معزز ممبر جناب محمد طاہر پرویز نے تو اپنے دور میں تو کچھ نہیں کیا ہم اس کے لئے انشاء اللہ کر رہے ہیں۔ یہ صرف پورے فیصل آباد کے لئے نہیں بلکہ پورے پنجاب کو آئندہ پانچ سالوں میں ایک ایک گوٹھ، ایک ایک گاؤں میں اور ایک ایک قصبے میں صاف پانی پہنچائیں گے۔ یہ تو سیاست کرتے رہے ہیں کہ صاف پانی کمپنی بنا دی 6-ارب روپیہ خرچ ہو گیا کروڑوں روپے دفاتر پر لگ گئے اور ایک بوند میٹھا پانی نہیں ملا۔ آج صاف پانی کمپنی کے CEO بھی اندر ہیں اور FIRs بھگت رہے ہیں۔ اربوں روپے کے خرچے کے بعد بھی کام صفر ہوا ہے لیکن میں اس ایوان میں کھڑے ہو کر اس بات کا وعدہ کرتا ہوں کہ انشاء اللہ آئندہ پانچ سالوں میں پورے پنجاب کے اندر صرف باتیں نہیں ہوں گی، شعبدہ بازی نہیں ہو گی ہم پینے کا پانی پورے پنجاب میں پہنچائیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! آپ نے on the floor of the House وعدہ کیا ہے کہ It will take six to seven months ہمیں امید ہے کہ چھ سے سات ماہ میں یہ کام مکمل ہو جائے گا۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ایک پلانٹ کی installation اور تعمیر مکمل ہونے تک اٹھارہ اٹھارہ ماہ کا وقت مقرر ہے۔ یہ کام شروع ہو جائے گا اور دوسرے کی feasibility study جاری ہے۔ ہمارے فلٹریشن پلانٹس تیزی سے لگ رہے ہیں صرف فیصل آباد نہیں پنجاب کے تمام شہروں کے اندر لگ رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میرا یہ وعدہ ہے کہ فیصل آباد کو ہم top priority پر پینے کا پانی دیں گے۔ ان کی دس سال سے حکومت تھی اور فیصل آباد میں بہت سے بااثر ایم پی ایز، ایم این ایز اور وزراء تھے۔ ہمارا تو ایک ایم پی اے تھا اگر یہ شہر کو پینے کا پانی فراہم نہیں کر سکے تو ملبہ ہمارے اوپر نہ ڈالیں۔ ہمیں موقع دیں ہم ضرور پانی دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میرے ابھی دو ضمنی سوال رہتے ہیں ابھی میں نے ایک کیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ضمنی سوال پوچھیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں سوال کر رہا تھا تو منسٹر صاحب نے پچھلی داستانیں سنانا شروع کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ ضمنی سوال کریں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! اگر ان کی سنی ہیں تو پھر میری بھی سنیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ ضمنی سوال کریں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! یہاں پر جس طرح لوگوں کو گمراہ کیا گیا اور جس طرح اس ایوان کو گمراہ کیا گیا ہے۔ وہ فرنچ کمپنی funding سے بھاگ رہی ہے جس کمپنی کا یہ نام لے رہے ہیں۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ فرنچ پراجیکٹ کے ساتھ جو پارٹی منسلک تھی اس نے تو ہمیں جواب دے دیا ہے اور جو پچھلا پراجیکٹ تھا جس پر یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم دس سال حکومت میں رہے ہیں اور ہم نے کیا کیا ہے تو جو 30 لاکھ لوگوں کو فیصل آباد میں پانی مل رہا ہے وہ میاں محمد شہباز شریف اور ہماری حکومت کی کارکردگی کی بدولت مل رہا ہے۔ وہ بھی فرنچ پراجیکٹ تھا۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ یہ جو سات ماہ کے وقت کا ذکر کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: طاہر صاحب! آپ کو میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ ضمنی سوال کریں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! کیا یہ سات ماہ کے اندر اس منصوبے کو مکمل کر سکتے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! on the floor of the House کھڑے ہو کر اس طرح کی غلط بیانی نہیں کرنی چاہئے۔ کوئی فرنچ کمپنی نہیں بھاگی ہاں ان کے دور میں kickbacks اور کمیشن اتنی بھاری مانگی جاتی تھی کہ کوئی باہر کی کمپنی آنے کو تیار نہیں تھی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اب international level and fame کی تمام کمپنیاں پاکستان میں investment کرنا چاہتی ہیں۔ یہاں سے کوئی فرنچ کمپنی نہیں بھاگی جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ آئندہ چند ہفتوں میں اس پر کام شروع ہو جائے گا۔ اس وقت یہ منصوبہ tendering process میں ہے اور فرنچ کمپنی کے تعاون سے 15۔ارب روپے کی لاگت سے آئندہ دو تین ماہ کے اندر on ground اس پر working شروع ہو جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جی، محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ ضمنی سوال کا صحیح جواب آنا چاہئے لیکن تقریر اُدھر سے بھی نہ ہو اور اِدھر سے بھی نہ ہو۔ میرا بڑا particular ضمنی سوال ہے۔ ایک طرف میاں صاحب یہ طعنہ مار رہے ہیں کہ کسی نے دس سال کچھ نہیں کیا۔ اپنے خود کے جواب کے اندر یہ لکھتے ہیں کہ 70 فیصد آبادی کو صاف پانی دیا جا رہا ہے۔ یا پھر یہ جھوٹ اور غلط بیانی کر رہے ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ kindly ضمنی سوال کریں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال ہی کر رہی ہوں۔ میں rapid fire نہیں کروں گی بلکہ اظہارِ سوال کروں گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کریں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میرا particular سوال ہے۔ انہوں نے بتایا کہ feasibility پر 18 ماہ کا ٹائم لگتا ہے تو میری اِن سے گزارش یہ ہے کہ specifically جو 70 فیصد آبادی کو پانی فراہم کیا جا رہا ہے جو پچھلی حکومتوں نے کیا جس پر بقول اِن کے 18/18 مہینے لگے لیکن اب یہ بتائیں کہ انہوں نے کون سا نیا پراجیکٹ announce کیا ہے اور کون سی نئی کمپنی کو ملک کے اندر لے کر آئے ہیں جو فیصل آباد کو پانی فراہم کرے گی؟ یہ ہمارے پراجیکٹس پر تختی لگا کر اپنے پراجیکٹس نہ بتائیں بلکہ مجھے یہ صرف ایک پراجیکٹ بتائیں جو اِن کی گورنمنٹ نے خود بنایا ہے۔ اگر ہماری گورنمنٹ کی تختی کے اوپر تختی لگانی ہے تو ایک علیحدہ بات ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ(میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میری محترمہ بہن یہ بات کر رہی ہیں کہ 70 فیصد پانی دیا جارہا ہے اس کے باوجود بھی میں یہ کہہ رہا ہوں کہ یہ پھر بھی نااہلی ہے کہ دس سال کے اندر پورے فیصل آباد شہر کو پینے کا پانی نہیں دے سکے۔ یہ کیا کارکردگی ہے اور ہم سے یہ تین مہینے کے اندر طلب کر رہے ہیں کہ باقی 30 فیصد کام مکمل کرو۔ سوال کرتے ہوئے ذرا سوچ لیا کریں۔

وزیر اطلاعات وثقافت(جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چوہان صاحب! پلیز بیٹھ جائیں۔ منسٹر صاحب بات کر رہے ہیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ایشیئن انفراسٹرکچر انوسٹمنٹ بنک ہمارے ساتھ joint venture میں ہے۔وہ نہ صرف فیصل آباد بلکہ لاہور کے اندر بھی Surface Water Treatment Plant لگا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے جیسے آپ سے عرض کیا ہے کہ آئندہ چند ماہ کے اندر ایک پراجیکٹ پر کام شروع ہو جائے گا اور دوسرے پراجیکٹ پر کام جاری ہے جو جھنگ کینال کے اوپر یہ ٹریٹمنٹ پلانٹ لگانا چاہ رہے ہیں۔ فلٹریشن پلانٹ جلدی لگتا ہے لیکن ٹریٹمنٹ پلانٹ پر 15/20۔ارب روپیہ لاگت آتی ہے جس کی proper study کرنے کے بعد feasibility report بنتی ہے، پھر یہ ECNEC میں جائے گا وہاں سے approve ہو کر واپس آئے گا اور تب اُس پر کام شروع ہوگا۔ایک نہیں بلکہ international fame کی درجنوں کمپنیاں یہاں آکر عوامی منصوبوں میں investment کرنا چاہتی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! چونکہ منسٹر صاحب نے خود بات کر دی ہے تو ظاہر ہے میرا اس میں سے ضمنی سوال نکلتا ہے۔ گورنر پنجاب lead لے رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ کسی کمپنی کو لائیں گے اور کئی ٹی وی پروگرام کے اندر categorically announce کر چکے ہیں کہ اس طرح کے پراجیکٹس کو وہ lead کریں گے۔

جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ قانون اور آئین کے مطابق کیا گورنر پنجاب کسی ایگزیکٹو اتھارٹی کو استعمال کرتے ہوئے کسی پراجیکٹ کی سرپرستی کر سکتے ہیں؟ میں نے بڑا سادہ سوال پوچھا تھا کہ ہم نے 70 فیصد لوگوں کو پانی دے دیا تو آپ کو یہاں پہنچ کر باقی 30 فیصد لوگوں کے

لئے بڑا درد آیا ہے لہٰذا بتا دیجئے کہ 30 فیصد کے لئے آپ کا اپنا کوئی پراجیکٹ announce ہوا ہے؟ میرا سادہ سا سوال تھا لیکن ان کو سوائے طعنے مارنے کے کوئی جواب نہیں ملا۔ میرا اب سوال یہ ہے کہ گورنر پنجاب کس حیثیت میں announcement کرتے پھر رہے ہیں اور کس قانون کے تحت واٹر پراجیکٹ lead کرنے کی بات کر رہے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! گورنر پنجاب اس کو سپروائز کر رہے ہیں۔ (شیم شیم)

MR DEPUTY SPEAKER: No cross talks.

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! یہ بات سن لیں۔ پرائیویٹ سیکٹر میں international fame کی مختلف NGOs اور لوگ جو عطیہ کرنا چاہتے ہیں وہ بھی شامل ہیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں بات کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تمام ممبران منسٹر صاحب کی بات سنیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میری بات تو سنیں۔

MR DEPUTY SPEAKER: This is not the way. Please be seated.

آپ ہاؤس کا decorum خراب کر رہے ہیں۔ آپ منسٹر صاحب کی بات سنیں اُس کے بعد میں آپ کو مائیک دیتا ہوں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! آپ کا حکم سر آنکھوں پر۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! گورنر پنجاب نے اگر publically یہ کہا ہے کہ میں پینے کے صاف پانی کے سلسلے میں حکومت کی مدد کروں گا، انٹرنیشنل فورم، ادارے اور NGOs سے امداد لے کر دوں گا اور محکمے کو facilitate کروں گا تو یہ کوئی بُری بات نہیں ہے۔ گورنر ایک صوبے کا ہیڈ ہے۔ صوبے کے عوام کے لئے اگر اِن کے دَور میں خیال نہیں آیا، انہوں نے مٹی کے باوے بٹھائے ہوئے تھے لیکن یہاں کوئی گورنر اگر عوام کی ویلفیئر کے لئے کام کرنا چاہتا ہے تو یہ hooting کر رہے ہیں اور رولز اینڈ ریگولیشن کی

بات کر رہے ہیں۔ عوام کی خدمت کے لئے اگر وہ کچھ کرنا چاہتے ہیں تو ہم welcome کریں گے۔ ایک پانی کا شعبہ نہیں بلکہ کسی شعبے میں بھی پنجاب کے عوام کے لئے اگر وہ contribute کرنا چاہتے ہیں تو ہم انہیں welcome کریں گے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جی، ملک احمد خان!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ! آپ بیٹھ جائیں۔ ملک محمد احمد خان! میں نے آپ کو مائیک دیا ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میرے سوال کا جواب نہیں آیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ میں نے مائیک ملک محمد احمد خان کو دیا ہے۔ ملک محمد احمد خان! If you don't want to ask any question تو پھر میں اگلے سوال پر آ جاتا ہوں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! ان کو سوال کر لینے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! میں نے مائیک آپ کو دیا ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میرے سوال کا جواب ہی نہیں آیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، Thank you very much آپ کے تین سوال آ چکے ہیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں نے سوال پوچھا ہے تو اس کا جواب لینا میرا right ہے۔

MR DEPUTY SPEAKER: No, this is not the way and I am coming to the next question.

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! انہیں ایک سوال کی اجازت دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، نہیں۔ میں نے مائیک آپ کو دیا ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میری دست بدستہ درخواست ہے کہ آپ چونکہ کرسی پر براجمان ہیں اور ہم کھڑے ہوئے ہیں۔ آپ انہیں سوال کرنے کی اجازت دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں نے انہیں تین ضمنی سوال کرنے دیئے ہیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! ہماری یہ درخواست ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، معذرت۔ اب اگلا سوال محترمہ عابدہ بی بی کا ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میرے سوال کا جواب آنا چاہئے۔ میری particular بات ہے کہ آئین اور قانون کے تحت ہی پنجاب حکومت نے چلنا ہے۔

MR DEPUTY SPEAKER: This is not the way and you can't dictate the Chair. You sit down please.

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! کیا جواب دینے کے لئے گورنر کو آنا پڑے گا؟ پنجاب کے اس ہاؤس کو آئین اور قانون کے تحت چلانا ہے اور گورنر پنجاب کے پاس کوئی ایگزیکٹو اتھارٹی نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ Chair کو dictate نہیں کر سکتیں۔ You please sit down.

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں سوال کر رہی ہوں اور کیا میرے سوال کا جواب نہیں دینا؟

MR DEPUTY SPEAKER: No, I won't give you the mic. I am clear on it.

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! آپ کیوں پارٹی بن رہے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اگلا سوال محترمہ عابدہ بی بی کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ عابدہ بی بی: جناب سپیکر! سوال نمبر 610 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بلک (Bulk) واٹر سپلائی پراجیکٹ مری
کو دریائے جہلم سے بحال کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*610: محترمہ عابدہ بی بی: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بلک(Bulk)واٹر سپلائی پراجیکٹ مری کو دریائے جہلم سے بحال کرنے کا فیصلہ کیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ منصوبہ(Bulk Water Supply Project)سیاحوں اور ملحقہ آبادی کو پہاڑی مقام پر صاف پانی کی فراہمی کے لئے 2002 سے شروع کیا گیا تھا جو نامعلوم وجوہات کی بناء پر روک دیا گیا تھا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس منصوبہ کی دوبارہ بحالی کے لئے مالی سال18-2017 میں 1.8 بلین روپے مختص کئے گئے تھے مگر تاحال مذکورہ منصوبہ پایۂ تکمیل کو نہ پہنچ سکا؟

(د) کیا حکومت نے اس منصوبہ کی بحالی کے لئے مالی سال19-2018 میں فنڈز مختص کئے ہیں،اگر جواب ہاں ہے تو یہ منصوبہ کب تک شروع ہو جائے گا،اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) درست ہے۔ بلک واٹر سپلائی پراجیکٹ دریائے جہلم سے مری کو 2014 میں بحال کرنے کا فیصلہ ہوا۔

(ب) درست نہ ہے۔یہ منصوبہ 2005 میں شروع کیا گیا اور اس پر 2011 تک ٹھیکیدار نے کام جاری رکھا۔اس کے بعد2012 میں سابقہ وزیراعلیٰ پنجاب نے اس منصوبہ کو بند کر دیا۔

(ج) درست نہ ہے۔سال18۔2017 کے سالانہ ترقیاتی بجٹ میں اس منصوبہ کے لئے20 ملین روپے مختص کئے گئے جبکہ 10 ملین روپے جاری کئے گئے جو کہ خرچ نہ ہو سکے کیونکہ پراجیکٹ انتظامی منظوری تخمینہ لاگت8923 ملین روپے محکمہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ سے درکار تھی۔

(د) سالانہ ترقیاتی بجٹ19۔2018 میں اس پراجیکٹ کے لئے10لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں جبکہ 5لاکھ روپے جاری کئے گئے تیسرا تخمینہ لاگت8923 ملین روپے محکمہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ میں منظوری درکار ہے جس کی منظوری کے بعد پراجیکٹ پر کام شروع کر دیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عابدہ بی بی: جناب سپیکر! مری میں 2005 میں بلک واٹر سپلائی کا ایک پراجیکٹ شروع کیا گیا تھا جس پر اربوں روپے لگائے گئے تھے۔ میں یہ جاننا چاہتی ہوں کہ اربوں روپے لگانے کے بعد 2005 سے 2012 تک اُس پر کام کیا گیا جس میں ٹھیکیداروں نے کروڑوں روپے کھائے اور یہ پراجیکٹ بند ہو گیا۔ اُس وقت اس پراجیکٹ کی لاگت اور اب جو لاگت آتی ہے اس میں کروڑوں روپے زیادہ ہو گئے ہیں۔ 18-2017 میں 20 ملین روپے اس پراجیکٹ کے لئے مختص کئے گئے تھے جو کہ جاری نہیں ہوئے کیونکہ اس کے لئے تقریباً 89 ملین روپے چاہئے تھے۔

جناب سپیکر! میں یہ جاننا چاہتی ہوں کہ ہمارا اتنا زیادہ پیسا جو ضائع ہو رہا ہے اُس کا کیا ہو گا، کیا کوئی حساب کتاب کرے گا کہ جو اربوں روپے ضائع ہوئے ہیں، اُس کے جو ذمہ داران اور ٹھیکیدار تھے، اس میں کروڑوں روپے کھائے گئے ہیں اور وہ پراجیکٹ اس وقت بند پڑا ہوا ہے اور پائپوں کو زنگ لگ رہا ہے؟ پانچ چھ سال اس پراجیکٹ کے بارے میں کسی نے کیوں نہیں سوچا کہ یہ پراجیکٹ بہت ضروری تھا جس سے نہ صرف مری میں پانی کی کمی پوری ہونی تھی بلکہ راولپنڈی اور اسلام آباد کی کمی بھی پوری کر سکتے تھے۔ کیا اس پر کوئی کمیٹی بنے گی یا جیسے ہماری حکومت نے ابھی دس لاکھ روپے رکھے ہیں تو ان پیسوں سے کیا ہو گا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کا سوال آ گیا ہے۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اس بارے میں پہلے ہی ہاؤس کی ایک کمیٹی بنی ہوئی ہے جو اس سارے مسئلے کو inquire کر رہی ہے۔ ابھی میری بہن نے یہ سوال اٹھایا ہے تو واقعی یہ انتہائی افسوسناک پہلو ہے کہ یہ منصوبہ جو مری اور اس کے آس پاس کی آبادیوں کو پانی کی فراہمی کے سلسلے میں 2005 میں شروع ہوا تھا۔ اس وقت اس منصوبے کی لاگت ایک ارب 97 کروڑ روپے تھی۔ اس کے بعد یہ منصوبہ دوبارہ revise ہوا اور اس میں مزید کچھ علاقے add ہوئے تو اس کی پرائس 2۔ ارب 67 کروڑ روپے ٹھہری لیکن بدقسمتی سے 2009 میں جب نئی حکومت آئی تو اس نے اس منصوبے کو cap کر دیا اور یہ منصوبہ بند کر دیا گیا۔

جناب سپیکر! تقریباً ڈیڑھ ارب روپے کے پائپ آج بھی اس پورے علاقے کے اندر پڑے ہیں جس میں سے تین کلو میٹر پائپ زیرزمین ہے جو کہ نصب بھی کیا جا چکا ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ قومی جرم پچھلے حکمرانوں نے مری کے لوگوں کے ساتھ کیا ہے اور اسی لئے بدترین

شکست کا سامنا انہیں کرنا پڑا ہے۔ سابق وزیر اعظم ہوتے ہوئے شاہد خاقان عباسی بھی اپنا الیکشن ہار گئے ہیں اور راجہ اشفاق سرور جو سدا بہار منسٹر سمجھے جاتے تھے، وہ بھی اپنا الیکشن loose کر گئے ہیں کیونکہ مری کے عوام بوند بوند پانی کو ترس کر رہ گئے ہیں۔ اگر یہ منصوبہ اپنی original رفتار کے ساتھ جاری رہتا تو یہ 2- ارب 67 کروڑ روپے سے مکمل ہو سکتا تھا لیکن آج اس حکومت کو یہ credit جاتا ہے کہ ہم نے فوری طور پر اس علاقے کا visit کیا، وہاں جا کر دیکھا، لوگوں کو اعتماد میں لیا، وہاں کے مقامی لوگوں اور منتخب عوامی نمائندوں پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی اور از سر نو اس منصوبے کو شروع کیا گیا ہے لیکن بد قسمتی سے اب اس منصوبے کے اوپر تقریباً 9- ارب روپے لاگت آئے گی یعنی 8- ارب 92 کروڑ روپے ہے۔ پنجاب کے عوام کے ساتھ، مری کے عوام کے ساتھ اور اس علاقے میں بسنے والے لوگوں کے ساتھ یہ اتنی بڑی زیادتی ہوئی کہ جو منصوبہ 09-2008 یا 2010 میں دو، اڑھائی ارب روپے سے مکمل ہو رہا تھا تو اس منصوبے کو deliberately زیر التواء ڈال کر اسے cap کیا گیا اور آج اس منصوبے کی اتنی شدید ضرورت ہے کہ ہم 9- ارب روپے سے اسے دوبارہ شروع کرنے جا رہے ہیں۔ میری بہن نے جو ضمنی سوال کیا تھا تو اس کے لئے ایک انکوائری کمیٹی بٹھائی ہے جو اس معاملے کی تحقیقات کر رہی ہے کہ کیا محرکات تھے جن کی بناء پر اس منصوبے کو بند کیا گیا؟

جناب محمد لطاسب ستّی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد لطاسب ستّی: جناب سپیکر! ایوان کی اطلاع کے لئے میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ چونکہ یہ منصوبہ میرے حلقے سے متعلقہ ہے تو میں اس کی تھوڑی سی وضاحت کرنا چاہتا ہوں تاکہ پورا ایوان اس سے آگاہ رہے۔ اس منصوبے کے لئے 132 کے وی کا گرڈ سٹیشن بننا تھا جس کے لئے حکومت پنجاب نے ساری رقم واپڈا کو دے دی تھی۔ صرف 2013 کا الیکشن جیتنے کے لئے وہاں کے ایم این اے اور ایم پی اے صاحبان نے تقریباً 75 فیصد رقم وہاں سے draw کروائی جس سے village electrification میں لے کر گئے جس کی وجہ سے یہ منصوبہ deterioration کا شکار ہوا اور پھر آہستہ آہستہ ایک کمیٹی بنی جس کے head شاہد خاقان عباسی، ممبران میں راجہ اشفاق سرور اللہ تعالیٰ انہیں صحت دے آج کل بیمار ہیں، ان کے بھائی، ان کے دوسرے بھائی

اور باقی ملازمین تھے۔ اس کمیٹی کی recommendation پر وزیراعلیٰ پنجاب نے اس سکیم کو cap کرنے کا order دیا جو کہ اس علاقے کے عوام کے ساتھ سراسر ظلم و زیادتی ہے۔

جناب سپیکر! میری اس سلسلے میں پچھلے دنوں چیف منسٹر سے بھی بات ہوئی۔ میں میاں محمود الرشید کا انتہائی مشکور و ممنون ہوں کہ یہ پیدل چل کر دریا کے کنارے اس جگہ تک گئے جہاں آج دن تک کبھی کوئی منسٹر نہیں گیا تھا اور سارا سلسلہ اپنی آنکھوں سے دیکھنے کے بعد انہوں نے اس معاملے کو دوبارہ process میں ڈالا۔ مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ یہ پایۂ تکمیل تک ضرور پہنچے گا۔ شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، نہیں۔ چودھری صاحب! اب تشریف رکھیں اور آپ کو وقفہ سوالات مکمل ہونے کے بعد وقت ملے گا۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ میرا سوال تو جز (د) سے متعلق ہے لیکن اس سے پہلے جتنے ضمنی سوالات ہوئے تو مجھے صرف آپ سے ایک وضاحت چاہئے کہ ابھی اس حلقے کے معزز ایم پی اے نے کون سا ضمنی سوال کیا ہے؟ مجھے صرف آپ سے اس کی وضاحت چاہئے چونکہ آپ ایک ٹھیک کام کر رہے ہیں کہ ممبران کو پابند کر رہے ہیں کہ وہ اپنی گفتگو ضمنی سوالات تک رکھیں اور اسی طرح متعلقہ منسٹر اپنا جواب بھی اسی حد تک یعنی اس کے جواب تک رکھیں لیکن معزز ممبر نے کوئی سوال نہیں کیا بلکہ ایک تقریر فرمائی ہے۔ جو ہو سکتا ہے کہ متعلقہ منسٹر کو کرنی چاہئے تھی اس لئے میری گزارش ہے کہ آئندہ بھی ابھی اس ہاؤس میں Questions Hour چلنے ہیں تو آپ کا روّیہ، مجھے امید ہے کہ آپ بڑے energetic ہیں اور درست سمجھتے ہیں۔ آپ کا ادھر بھی روّیہ وہی ہونا چاہئے اور اُدھر بھی وہی ہونا چاہئے۔ آپ نے پورے پانچ منٹ کی تقریر میں ایک بار بھی معزز ممبر کو نہیں پوچھا کہ آپ کا ضمنی سوال ہے کیا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں نے آپ کو بھی موقع دیا ہے تو آپ بھی بات کر رہے ہیں اور آپ کو بھی میں نے مائیک دیا ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! جی، یہ میرے ذہن میں ہے کہ آپ نے مجھے مائیک دیا ہے تو آپ کی مہربانی لیکن میں کہہ رہا ہوں کہ جب ادھر سے آپ کہتے ہیں کہ ضمنی سوال تک محدود رہیں تو انہوں نے کوئی ضمنی سوال پوچھا ہی نہیں ہے بلکہ پانچ منٹ کی ایک تقریر کی ہے اور اس کے بعد وہ بیٹھ گئے ہیں۔

جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال منسٹر صاحب سے ہے کہ انہوں نے پوری تفصیل بتائی کہ یہ منصوبہ کب شروع ہوا، پھر ماضی کی حکومت نے اس کو کب بند کر دیا، ہم اس صوبے کے ساتھ اور اس منصوبے کے ساتھ بھی ہیں اور بڑے بلند و بانگ دعوے ہیں تو جز (د) جو ہے وہ ان کے دعوؤں کی نفی کرتا ہے۔

جناب سپیکر! اگر منسٹر صاحب جز (د) پڑھ دیں کیونکہ یہ ان کے دعوے کو پوری طرح بے نقاب کر رہا ہے تو منسٹر صاحب اس سوال کے جز (د) کو پڑھ دیں تاکہ اس ایوان کو پتا چلے کہ ان کی سنجیدگی کا اس صوبے کے حوالے سے اور مستقبل کے حوالے سے کیا تعلق ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اس پراجیکٹ میں ہم نے دس لاکھ روپے مختص کئے ہیں جبکہ پانچ لاکھ روپے جاری کئے گئے ہیں اور تیسرا تخمینہ 8923 ملین روپے کی محکمہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ سے منظوری درکار ہے جو کہ منظوری کے مراحل میں ہے۔

جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ انہوں نے سوال تو کر دیا اور اب جس بھونڈے طریقے سے اس منصوبے کو cap کیا گیا اور ختم کیا گیا اس کا ایک المناک پہلو یہ ہے کہ SIEMENS جو اس منصوبہ کی تعمیراتی کمپنی تھی، جس کے پاس اس منصوبے کا ٹھیکہ تھا، اس کے کروڑوں نہیں بلکہ اربوں روپے کے واجبات ابھی تک pending پڑے ہیں۔ اس کمپنی نے وہاں پر جو کام کیا تھا وہ work out ہونا ہے کہ ان کے کتنے پیسے حکومت کی طرف بنتے ہیں؟ اس کے consultants NESPAK کی بھی کروڑوں روپے کی consultancy fee pending ہے اور پچھلے دور حکومت میں دس سال تک دونوں کمپنیاں در جنوں بار دھکے کھاتی رہی ہیں لیکن کسی نے ان کو منہ

نہیں لگایا اور ان کے ساتھ بیٹھ کر اس معاملے کو address نہیں کیا۔ ہم نے address کیا ہے اور ان تین مہینوں کے اندر میں تین meetings کر چکا ہوں۔

جناب سپیکر! دو دفعہ میں اس "بلک واٹر سپلائی منصوبے" پر جہاں سے یہ منصوبہ شروع ہوتا ہے وہاں سے لے کر اوپر تک گیا ہوں۔ ہمیں ان سارے معاملات کو finalize کرنے کے لئے چار سے چھ ماہ درکار ہیں اس لئے ہم نے فنڈز بھاری مقدار میں نہیں رکھے۔ ان چھ مہینوں کے اندر SIEMENS نامی تعمیراتی کمپنی اگر فارغ ہونا چاہتی ہے اور اس نے جتنا کام کیا ہے، جتنی ان کی liabilities ہیں، ان کو clear کرنا پڑے گا۔ ایک third party اس سارے پروگرام کو valuate کر رہی ہے۔ اسی طرح NESPAK کی consultancy کی فیس اور واجبات ہیں، پھر نئے سرے سے دس سال تک پائپ اگر زمین میں اسی طرح سے دفن رہیں اور کھلے پڑے رہے، اس کو examine کروایا جا رہا ہے کہ اب ان کی حالت کیا ہے آیا وہ استعمال کے قابل ہیں اور specifications کے مطابق پورا اترتے ہیں؟ اس ساری study کے اوپر چار سے چھ ماہ درکار ہیں اس لئے ہم نے یہ ٹوکن رقم رکھی ہے تاکہ یہ پراجیکٹ شروع ہو جائے، یہ cap نہ ہو اور یہ بند نہ ہو۔ جب یہ ساری study مکمل ہو جائے گی تو آئندہ مالی سال کے اندر انشاء اللہ اس کے لئے کافی بڑی مقدار میں رقم رکھ کر ہماری کوشش ہے کہ وفاقی حکومت سے بھی matching grant لیں، آدھے پیسے حکومت پنجاب دے اور اس منصوبے کو ہم جلد از جلد پایۂ تکمیل تک پہنچائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

نشان زدہ سوال اور اس کا جواب

(جو ایوان کی میز پر رکھا گیا)

لاہور: ملتان روڈ یونین کونسل نمبر 79 کی گلیوں میں گٹروں کا گندا پانی کھڑا رہنے سے متعلقہ تفصیلات

*355: محترمہ سعدیہ سہیل رانا: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مہاجر آباد ملتان روڈ لاہور (یونین کونسل نمبر79) کی مدینہ سٹریٹ، نور سٹریٹ، رشید سٹریٹ، زاہد سٹریٹ اور مجید سٹریٹ میں ہر وقت گٹر کا گندا پانی کھڑا رہتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ علاقہ مہاجر آباد کے مکین بارہا اس تکلیف کے ازالے کے لئے محکمہ کے افسران واہلکاران کو شکایات کر چکے ہیں لیکن ان کی تکلیف کا کوئی مستقل ازالہ نہیں ہوا؟

(ج) کیا حکومت اس علاقہ کے رہائشیوں کا دیرینہ مسئلہ حل کرنے کے لئے درج بالا سٹریٹس کے سیوریج سسٹم کو ٹھیک کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) یہ درست نہ ہے۔ مہاجر آباد ملتان روڈ لاہور (یونین کونسل نمبر 79) کی مدینہ سٹریٹ، نور سٹریٹ، رشید سٹریٹ، زاہد سٹریٹ اور مجید سٹریٹ میں کبھی کبھار سیور بند ہونے کی وجہ سے پانی کھڑا ہو جاتا ہے۔

(ب) یہ درست ہے۔ متذکرہ بالا گلیوں سے جب بھی عوام الناس کی طرف سے کوئی شکایت آتی ہیں تو اس کا تدارک کیا جاتا ہے یہ کہ ان گلیوں سے گار نکالنے کا سلسلہ بھی جاری ہے جس سے سیوریج کے نظام میں مزید بہتری آ جائے گی۔

(ج) درج بالا سٹریٹس کا سیوریج سسٹم ٹھیک کام کر رہا ہے۔ ان گلیوں سے گار نکالنے کا سلسلہ بھی جاری ہے جس سے سیوریج کے نظام میں مزید بہتری آ جائے گی۔

غیر نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات

فیصل آباد: واسا کا سال18۔2017 کے بجٹ اور منصوبہ جات سے متعلقہ تفصیلات

20: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) واسا فیصل آباد کا سال18-2017 اور 19-2018 کا بجٹ کتنا ہے؟

(ب) کتنی رقم سال19-2018 کی خرچ ہو چکی ہے اور کتنی بقایا ہے؟

(ج) کتنی رقم سے کون کون سے منصوبہ جات مکمل کئے گئے ہیں اور کتنے جاری ہیں، ان منصوبہ جات کے نام، تخمینہ لاگت اور مدت تکمیل بتائیں؟

(د) نعمت آباد روڈ تا سیف آباد روڈ پر جگہ جگہ گندے پانی کے جوہڑ بنے ہوئے ہیں، اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ہ) کیا یہ درست ہے کہ پچھلے ایک سال سے اس روڈ پر کام جاری ہے، اس پر کتنی رقم خرچ ہوئی ہے، کتنا بجٹ اس منصوبہ کے لئے مختص ہے، کتنا کام ہوا ہے، کتنا بقایا ہے، بقایا کام کب تک مکمل ہوگا؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) واسا فیصل آباد کا سال18۔2017 کا بجٹ3600.746ملین تھا جبکہ رواں سال 19۔2018 کا تخمینہ 4869.011 ملین ہے۔ تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) رواں مالی سال19۔2018 میں اب تک کے غیر ترقیاتی اخراجات مبلغ547.922 ملین ہیں جبکہ رواں مالی سال میں ابھی تک ترقیاتی مد میں مبلغ 93.438ملین روپے آئے تھے جس میں سے مبلغ73.049ملین روپے خرچ ہو گئے ہیں۔ تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مالی سال18۔2017 میں کل 16 منصوبہ جات میں سے 4 منصوبے مکمل ہو چکے ہیں جن کی کل لاگت 761.85 ملین تھی جبکہ باقی منصوبہ جات رواں مالی سال میں جاری رہیں گے۔ ترقیاتی کاموں کی تفصیل برائے مالی سال18۔2017 کی پراگریس رپورٹ تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ رواں مالی سال19۔2018 کے

لئے چھ منصوبہ جات جن کی لاگت مبلغ 46733.000 ملین ہے تجویز کئے گئے ہیں تفصیل تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(د) اس علاقہ کے لئے کوئی مناسب ٹرنک سیور نہ تھا۔ پچھلے مالی سال میں نعمت آباد روڈ تا ڈسپوزل ورکس ڈجکوٹ ڈرین ایک ٹرنک سیور "21 تا "36 لگائی گئی ہے۔ اس سے علاقہ میں کچھ حد تک ریلیف آگیا ہے۔

مزید برآں یہ آبادی بغیر کسی منصوبہ بندی کے غیر قانونی طور پر بنائی گئی ہے اور یہ ارد گرد کے علاقہ جات سے تقریباً 4 فٹ نیچی ہے۔

علاقہ کے سیور کی بہتری کے لئے ایک منصوبہ موجودہ مالی سال میں تجویز کیا گیا ہے جو کہ تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اس سے اس علاقہ کے سیوریج سسٹم میں مزید بہتری آئے گی۔

(ہ) اس روڈ پر ضرورت کے مطابق 2.00 ملین کی سیوریج لائنوں کے منصوبہ جات مکمل کر لئے گئے ہیں۔ متعلقہ جگہ پر کنسٹرکشن روڈ سے متعلقہ کوئی کام واسا فیصل آباد نے نہیں کروایا ہے۔

صوبہ بھر میں بے گھر اور غریب لوگوں کے لئے سستے گھر مہیا کرنے سے متعلقہ تفصیلات

25: جناب نصیر احمد: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ بھر میں بے گھر اور غریب لوگوں کے لئے سستے گھر مہیا کرنے کا کوئی پروگرام ہے اگر جواب اثبات میں ہے تو وضاحت فرمائیں؟

(ب) صوبہ میں کتنے لوگ بے گھر ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) پرائم منسٹر کے وژن کے مطابق حکومت آئندہ پانچ سالوں میں پچاس لاکھ گھر بنانے کا ارادہ رکھتی ہے جو کہ انتہائی غریب اور متوسط آمدن والے گھرانوں کو قرعہ اندازی کے ذریعے دیئے جائیں گے۔ اِس سلسلہ میں ابتدائی طور پر ملک بھر میں سات اضلاع کا انتخاب کیا گیا ہے جس میں پنجاب کا ضلع فیصل آباد شامل ہے۔ حکومت نے نادرہ کے

تعاون سے رجسٹریشن کا آغاز کر دیا ہے جو 21-دسمبر 2018 تک جاری رہے گا۔ پرائم منسٹر کی ہدایت کے مطابق اس پروگرام میں حکومت کا کوئی پیسا خرچ نہ ہو گا جبکہ حکومت، پرائیویٹ سرمایہ کاروں کو سہولت دے گی۔

مزید یہ کہ صوبہ کے تمام محکموں سے مل کر ایک لینڈ بنک بنایا جارہا ہے۔ جس میں تمام خالی سرکاری اراضی کی شناخت کی جائے گی۔

(ب) سٹیٹ بنک آف پاکستان کی رپورٹ کے مطابق اِس وقت ملک بھر میں 90 لاکھ گھروں کی کمی ہے۔ جس میں سے ایک اندازہ کے مطابق 40 سے 50 فیصد گھروں کی کمی پنجاب میں ہے۔

لاہور کی یونین کونسل نمبر 71 اور یونین کونسل نمبر 94 میں سیورریج سے متعلقہ تفصیلات

85: محترمہ کنول پرویز چودھری: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور کی یونین کونسل نمبر 71 اور یونین کونسل نمبر 94 میں مہاجر آباد، نوناریاں، رستم پارک اور سوڈیوال کی گلیوں میں مون سون کی بارشیں شروع ہوتے ہی گٹروں کا گندا پانی کھڑا ہو جاتا ہے جس سے وہاں کے رہائشی مستقل طور پر پریشان رہتے ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ یونین کونسل نمبر 94 میں تھانہ نواں کوٹ روڈ پر پورا سال ہر وقت گندا پانی کھڑا رہتا ہے جس کی وجہ سے وہاں کے رہائشی سخت اذیت میں مبتلا ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ان علاقوں کی گلیوں میں گندا پانی کھڑا رہنے کی وجہ سے مون سون کی بارشوں کا سلسلہ شروع ہونے سے پہلے سیورریج سے گار نہ نکالا جاتا ہے؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت متذکرہ بالا علاقوں کی گلیوں میں سے مکمل طور پر گار نکالنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئر نگ (میاں محمود الرشید):

(الف) یہ درست ہے کہ یونین کونسل نمبر 94 مہاجر آباد، نوناریاں، رستم پارک اور اس کی گلیوں میں بہت زیادہ بارش ہونے سے کچھ دیر کے لئے پانی کھڑا ہوتا ہے تاہم بارش رکنے کے بعد بارشی پانی کی نکاسی ہو جاتی ہے اور جہاں تک یونین کونسل نمبر 71 میں جو ایریا ہیں وہ بند کے پار ہے اور وہاں کا سیوریج نظام MCL کے زیرِ نگرانی ہے جبکہ محکمہ واسا وہاں کے بلز میں بھی سیوریج کے چارجز وصول نہیں کرتا للٰہذا یونین کونسل نمبر 71 کے سیوریج کے نظام کی نگرانی محکمہ MCL کی ذمہ داری ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ یونین کونسل نمبر 94 تھانہ نواں کوٹ روڈ پر پورا سال ہر وقت گندا پانی کھڑا رہتا ہے۔ کبھی کبھی سیور بند ہونے کی وجہ سے پانی باہر آجاتا ہے جس کا فوری طور پر تدارک کر دیا جاتا ہے۔

(ج) یہ بھی درست نہ ہے۔ مون سون کی بارشوں کا سلسلہ شروع ہونے سے پہلے ان علاقوں کی گلیوں کے سیوریج سسٹم کی مکمل طور پر صفائی کروادی جاتی ہے۔ چونکہ مون سون بارشوں کی شدت کافی زیادہ ہوتی ہے اس لئے یہاں پر بارش کا پانی کھڑا ہو جاتا ہے جو کہ بارش رکنے کے بعد اس کا نکاس ہو جاتا ہے۔

(د) متذکرہ بالا علاقوں کی گار مون سون کی بارشوں سے پہلے نکال لی جاتی ہیں اور گار نکالنے کا سلسلہ شیڈول کے مطابق سارا سال جاری رہتا ہے۔

سرگودھا: پی پی-79 میں واٹر سپلائی اور ڈرینج / سیوریج سکیمز کی لاگت سے متعلقہ تفصیلات

92: رانا منور حسین: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی-79 ضلع سرگودھا میں پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ کے تحت جاری ترقیاتی سکیموں کی تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) کتنی واٹر سپلائی سکیمز پر کام جاری ہے اور ان کی لاگت کیا ہے نیز ان کو کب تک مکمل کرنے کا ارادہ ہے؟

(ج) کتنی ڈرینج اینڈ سیوریج سکیمز منظور ہوئیں کب تک مکمل ہوں گی اور کتنی فنڈنگ ہوئی ہے؟

(د) سلانوالی سٹی کی واٹر سپلائی سکیم کو مکمل ہوئے کتنا عرصہ ہوا ہے، اس کی ٹینکی اب تک کام کیوں نہیں کر رہی اور اس پر کل لاگت کتنی آئی ہے؟

(ہ) کب تک سلانوالی سٹی کی واٹر سپلائی سکیم اور ٹینکی کام شروع کر دے گی؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف)

نام سکیم	تخمینہ لاگت
رورل واٹر سپلائی سکیم چک نمبر 61 جنوبی	15.000 ملین
رورل واٹر سپلائی سکیم چک نمبر 129 جنوبی	23.594 ملین
رورل واٹر سپلائی سکیم چک نمبر 119 جنوبی	17.002 ملین
رورل واٹر سپلائی سکیم چک نمبر 111/107 شمالی	17.193 ملین
رورل واٹر سپلائی سکیم چک نمبر 140 جنوبی	12.961 ملین
رورل واٹر سپلائی سکیم چک نمبر 165 شمالی	10.673 ملین
رورل ڈرینج سکیم چک نمبر 132/136 جنوبی	29.657 ملین
رورل ڈرینج سکیم چک نمبر 129/125 شمالی	32.611 ملین
رورل ڈرینج سکیم چک نمبر 130/128 جنوبی	33.563 ملین
رورل ڈرینج سکیم چک نمبر 46 جنوبی	20.000 ملین

(ب) چھ واٹر سپلائی سکیمز پر کام جاری ہے ان کا تخمینہ لاگت 96.423 ملین ہے۔ باقی ماندہ فنڈز 41.722 ملین سے سکیمز اسی سال مکمل کی جا سکتی ہیں۔

(ج) 4 رورل ڈرینج سکیمز 18-2017 میں منظور ہوئیں اور ان پر کام جاری ہے ان کا تخمینہ لاگت 115.831 ملین ہے۔ ان سکیمز پر 58.301 ملین فنڈز جاری ہو چکے ہیں اگر حکومت بقیہ ماندہ فنڈز 57.530 ملین جاری کر دے تو سکیمز اسی سال مکمل کی جا سکتی ہیں۔

(د) متعلقہ نہ ہے کیونکہ یہ سکیم 2001 اور 2006 میں پنجاب میونسپل ڈویلپمنٹ فنڈ کمپنی نے مکمل کی جس کا تخمینہ لاگت 13.700 ملین اور 9.500 ملین تھا۔

(ہ) متعلقہ نہ ہے کیونکہ یہ سکیم ہذا 2001 اور 2006 میں پنجاب میونسپل ڈویلپمنٹ فنڈ کمپنی نے مکمل کی جس کا تخمینہ لاگت 13.700 ملین اور 9.500 ملین تھا۔

شیخوپورہ شہر کی آبادی کو واٹر سپلائی کی سہولت دینے سے متعلقہ تفصیلات

131: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ شہر شیخوپورہ شہر کی 45 فیصد آبادی کو جو واٹر سپلائی کیا جارہا ہے وہ مضر صحت ہے؟

(ب) کیا حکومت اس شہر میں واٹر سپلائی کی بہتری کے لئے کوئی منصوبہ بندی کر رہی ہے تو اس کی تفصیلات فراہم کریں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) شیخوپورہ شہر کی 45 فیصد آبادی کو جو پانی مہیا کیا جا رہا ہے وہ متعلقہ میونسپل کمیٹی شیخوپورہ سر انجام دے رہی ہے۔ ان تمام ٹیوب ویل کی پانی کے معیار کو جانچنے کے لئے ٹیسٹ رپورٹ جو کہ محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈویژن شیخوپورہ کی لیبارٹری نے کی ہے۔ بمطابق رپورٹس پانی مضر صحت نہیں ہے۔

(ب) شیخوپورہ شہر کی کل آبادی بمطابق مردم شماری 2017، 473129 افراد پر مشتمل ہے، شیخوپورہ شہر کو صاف پانی میسر کرنے کے لئے مختلف ادوار میں اب تک 44 ٹیوب ویل لگائے گئے جو کہ چالو حالت میں ہیں اور لوگوں کو صاف پانی مہیا ہو رہا ہے۔ جن کا ٹوٹل ڈسچارج 82.5 کیوسک بنتا ہے۔

شیخوپورہ شہر کی موجودہ آبادی جس کے لئے مطلوبہ ڈسچارج 98.56 کیوسک بنتا ہے جبکہ موجودہ ٹیوب ویلز سے 82.5 کیوسک پانی مہیا ہو رہا ہے۔ باقی ماندہ ضرورت پوری کرنے کے لئے حکومت نے 2017 میں شیخوپورہ شہر کے لئے (پروویژن آف واٹر سپلائی اینڈ سیوریج/ڈرینج) سکیم منظور کی ہے، جس میں 2 کیوسک صلاحیت کے 4 مزید ٹیوب ویل نصب کئے جانے ہیں جس سے پانی کی موجودہ کمی پوری ہو جائے گی۔

چنیوٹ: پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے دفتر کے کرایہ پر
ہونے اور خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

167: جناب محمد الیاس: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

ضلع چنیوٹ میں پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کا دفتر اپنی ذاتی زمین میں قائم ہے یا کرایہ کی بلڈنگ میں ہے، اگر کرایہ کی بلڈنگ میں ہے تو حکومت کب تک اس کی اپنی بلڈنگ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے نیز چنیوٹ میں کون کون سی اسامیاں محکمہ ہذا میں کب سے خالی پڑی ہیں، ان پر بھرتی کب تک ہو گی؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

ضلع چنیوٹ میں پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کا دفتر کرایہ کی بلڈنگ میں ہے۔

2009 میں جب چنیوٹ کو ضلع کا درجہ دیا گیا تو اس کے بعد 2011 میں محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کا دفتر ضلعی سطح پر قائم کیا گیا اور اس وقت سے دفتر کی بلڈنگ کرایہ پر ہے حکومت پنجاب اپنے طریق کار اور قوانین کے مطابق دفاتر کی بلڈنگ تعمیر کرتی ہے۔ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈویژن چنیوٹ میں ایک ڈیٹا انٹری آپریٹر اور تین سب انجینئرز کی اسامیاں خالی ہیں جن پر تعیناتی / بھرتی حکومت پنجاب نے اپنی پالیسی کے تحت کرنی ہے۔

راولپنڈی: گاؤں سیدی یونین کونسل نرڑ تحصیل کہوٹہ
کو پانی کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

215: محترمہ منیرہ یامین ستی: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

گاؤں سیدی یونین کونسل نرڑ تحصیل کہوٹہ ضلع راولپنڈی کے لئے فراہمی آب کی سکیم کو کب مکمل کیا جائے گا نیز اس سکیم کی اصل رقم 75 لاکھ روپے میں سے اب تک کتنا خرچ کیا گیا ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

رورل واٹر سپلائی سکیم سیری کے لئے حکومتِ پنجاب نے سپلیمنٹری گرانٹ 7.438 ملین برائے مالی سال 2017-18 منظور کی تھی۔ تمام قواعد و ضوابط مکمل ہونے کے بعد ٹھیکیدار کو 6.144 ملین کا ورک آرڈر جاری کیا گیا۔ ٹھیکیدار نے درج ذیل کام مکمل کر دیئے ہیں۔

1۔ پانی کے سورس کا کام مکمل کر دیا ہے۔
2۔ ایک عدد ٹینکی 4x4 کی سورس پر بنا دی گئی ہے۔
3۔ ایک عدد حفاظتی دیوار بھی بنا دی گئی ہے۔
4۔ سپرنگ سورس سے لے کر پہلے سے موجود ٹینک تک پانی کی پائپ لائن بچھا دی گئی ہے۔
5۔ پمپنگ مشینری موقع پر موجود ہے۔
6۔ ایک عدد پمپ ہاؤس بنا دیا گیا ہے۔

مین پائپ لائن:

1۔ پانی کی مین پائپ لائن 2½ G.I Pipe 1580 فٹ جو کہ آبادی تک بچھا دی گئی ہے۔

ڈسٹری بیوشن پائپ لائنیں بچھا دی گئی ہیں۔ جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ 2½ کی جی آئی پائپ لائن 1460 فٹ بچھا دی گئی ہے۔
2۔ 1½ کی جی آئی پائپ لائن 1920 فٹ بچھا دی گئی ہے۔
3۔ "1 کی جی۔آئی پائپ لائن 4000 فٹ بچھا دی گئی ہے۔

واپڈا کا ڈیمانڈ نوٹس 30-05-2018 کو جمع کروا دیا گیا تھا۔ اس وقت تک واٹر سپلائی سکیم سیری پر 3.113 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں۔ جیسے ہی واپڈا کا کنکشن لگے گا سکیم مکمل طور پر چلا دی جائے گی۔ جس سے مقامی آبادی پانی کی بنیادی سہولت سے فیض یاب ہو سکے گی۔

1۔ سکیم پر زیادہ بچت اس وجہ سے ہوئی کہ ٹینکی کے لئے جو جگہ مختص کی گئی تھی وہ جگہ نہ مل سکی پھر دوبارہ جو جگہ ٹینکی کے لئے فائنل کی گئی اُس جگہ پر ٹینکی کے ڈیزائن کے مطابق بلاسٹنگ کی ضرورت تھی لیکن وہاں پر مقامی آبادی نے بلاسٹنگ کرنے پر اعتراض کرتے ہوئے ٹینکی کا کام شروع نہ کرنے دیا۔

2۔ مین پائپ لائن کا روٹ تبدیل ہونے کی وجہ سے پائپ لائن کی لمبائی میں واضح کمی آگئی۔

مندرجہ بالا وجوہات کی وجہ سے سکیم پر لاگت میں خاطر خواہ کمی واقع ہوئی۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! شکریہ۔ آپ نے جس طریقے سے کارروائی کو conduct کیا ہے۔ طے شدہ بات یہ ہے کہ تین ضمنی سوالات ہوں گے اور پہلا حق سوال کرنے والے کا ہوگا۔ اگر وہ دو سوالات کر کے ہٹ جاتا ہے تو تیسرا ضمنی سوال کوئی اور ممبر کرے گا لیکن اگر وہ ممبر تین ہی سوال کرنا چاہے تو وہ تین سوال ہی کر سکے گا۔ سوال واضح نظر آنا چاہئے آپ اُس کو monitor کر ہی رہے ہیں لیکن یہ پہلا right اُس کا ہے جس نے سوال کیا ہے اس کو مہربانی کر کے اپنی نظر میں رکھئے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ

پوائنٹ آف آرڈر

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

معزز ممبر کو 7-کلب روڈ چیف منسٹر ہاؤس کے اندر جانے سے روکنا

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ آج عاجز 12 بج کر 50 منٹ پر 7۔کلب کسی ضرورت کے تحت گیا میں نے اپنا تعارف بھی کروایا، اپنا پی پی نمبر بھی بتایا، میں نے اپنا اسمبلی کا کارڈ بھی دکھایا لیکن جب انہوں نے اپنی کتاب میں دیکھا تو شاید وہاں پر پی پی کے ساتھ (ن) لیگ لکھا ہوا تھا مجھے انکار کر دیا اور کہا گیا کہ آپ اندر نہیں جا سکتے۔

جناب سپیکر! میری آپ سے استدعا ہے کہ میں آج 12 بج کر 50 منٹ پر وہاں گیا ہوں میں نے عملے کو بار بار اسمبلی کا کارڈ دکھایا ایک طرف تو یہ دعویٰ کیا جا رہا ہے کہ ریاست مدینہ قائم کی جائے گی اور اُس کا طریق کار یہاں پر قائم کیا جائے گا کیا ریاست مدینہ کا یہ شیوا ہے کہ ایک عوامی نمائندہ، عوامی خدمت گزار جس نے اپنا کارڈ بھی دکھایا لیکن اندر نہیں جانے دیا؟

جناب سپیکر! میں آپ سے التماس کروں گا کہ اس کی انکوائری کی جائے کہ مجھے کس بناء پر اندر نہیں جانے دیا گیا، کیا 7-کلب، وزیر اعلیٰ ہاؤس مخصوص لوگوں کے لئے ہے؟ جو عوامی خدمت گزار ہیں اُن کے لئے اُس کو بند کر دیا گیا ہے ریاست مدینہ تو یہ ہے کسی سائل کے لئے دروازہ بند نہ کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں گزارش کرتا ہوں کہ معزز ممبر جو کچھ فرما رہے ہیں۔ 7-کلب آفس نہیں ہے چیف منسٹر کی رہائش گاہ ہے اور اُن کی رہائش گاہ پر وہی جا سکتا ہے جس کو ملاقات کے لئے بلایا جائے۔

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! 8-کلب

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! معزز ممبر نے 7-کلب کا فرمایا ہے میں اُس کا جواب دے رہا ہوں۔۔۔

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! 8-کلب کا، 8-کلب کا کہا۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! اب معزز ممبر میری گزارش سن لیں، جواب سن لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب آپ منسٹر صاحب کو بات کرنے دیں۔

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! 8-کلب گیا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ نے 7-کلب کا کہا تھا۔

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! 8-کلب گیا ہوں۔ 8-کلب کے دروازے پر گیا ہوں میں نے انہیں کہا میں 1985 سے ممبر اسمبلی منتخب ہو رہا ہوں 7-کلب میرے علم میں نہیں تھا کہ رہائش گاہ ہے۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! چیف منسٹر آج لاہور میں موجود ہی نہیں ہیں تو یہ معزز ممبر کس کے پاس گئے تھے ان کو کس کے پاس بھیجا جاتا؟ یہ 7-کلب گئے ہیں 7-کلب کا فرما رہے ہیں وہ اُن کی پرائیویٹ رہائش گاہ ہے اُس میں جانے کی اجازت نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ

راجہ یاور کمال خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

راجہ یاور کمال خان: جناب سپیکر! میں اپنے فاضل ممبر سے صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے مدینہ کی ریاست کی بات کی کیا یہ حلف دے کر کہہ سکتے ہیں کہ پچھلے دس سال میں 7۔کلب یا 8۔کلب میں ان کو کسی نے گھسنے دیا تھا؟

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! پچھلے tenure میں کسی عوامی نمائندے کو روکا گیا ہو تو بتائیں؟ حضرت صاحب نے فرمادیا ہے کہ صرف تحریک انصاف کے ممبر جا سکتے ہیں اس کے علاوہ کوئی دوسرا ممبر وہاں نہیں جا سکتا؟ میں 1985 سے ممبر اسمبلی چلا آرہا ہوں ایک نہیں پورا پاکستان جانتا ہے جو ممبر موٹر سائیکل پر آتا رہا ہے اس معاملہ کی انکوائری کے لئے کمیٹی بنائی جائے۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اب توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں پہلا توجہ دلاؤ نوٹس جناب نصیر احمد کا ہے۔ جی، جناب نصیر احمد!

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! توجہ دلاؤ نوٹس سے پہلے مجھے پوائنٹ آف آرڈر پر صرف ایک منٹ چاہئے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! لاہور کے اندر ہمارا ایک ثقافتی ورثہ گورنر ہاؤس ہے اس کی دیواروں کو گرایا جا رہا ہے میں اس حوالے سے محسوس کرتا ہوں کہ وہ عمارت ہمارا ثقافتی ورثہ ہے کہیں یہ نہ ہو کہ وہ کسی لیڈر کی ضد کی بھینٹ چڑھ جائے، دیواریں گرا کر یا تو عوام کے لئے اُوپن کر دیا جائے اگر یہ نہیں کرنا تو وہاں پر جنگلا لگانے کا مقصد سمجھ سے بالاتر ہے کہ آپ اُس ثقافتی بلڈنگ کی دیواریں گرا رہے ہیں کروڑوں روپے کا جنگلا وہاں پر لگا رہے ہیں اور اُس کے بعد کیا ہو گا کہ آپ درجنوں اور سینکڑوں کی تعداد میں سکیورٹی اہلکار اس کی سکیورٹی کے لئے تعینات کریں گے یہ قطعی طور پر پنجاب کے لوگوں کے لئے، اس شہر کے لوگوں کے لئے اس کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا سوائے اس کے کہ آپ کسی جلسہ میں کسی مقام پر ضد کر بیٹھے ہیں کہ ہم نے اُس کی دیواروں کو گرانا ہے مقصد یہ تھا کہ جب

وہ دیواریں گریں گی تو یہاں کے رہنے والے لوگ جب دل چاہیں آسکتے اور جا سکتے ہیں لیکن آپ ضد پوری کرنے کے لئے دیوار گرا رہے ہیں اور جنگلا لگا رہے ہیں یہ بالکل میری سوچ سے بالا تر ہے کہ یہ کام کیوں کیا جا رہا ہے؟ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب نصیر احمد آپ کا توجہ دلاؤ نوٹس ہے۔

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! میرے ساتھ جو زیادتی ہوئی ہے اُس کا کوئی جواب نہیں دیا گیا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کی بات رجسٹر ہو چکی ہے آپ کو لاء منسٹر نے جواب دے دیا ہے آپ مہربانی فرما کر بیٹھ جائیں۔ جی، جناب نصیر احمد!

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! میرا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 21 ہے۔

رحیم یار خان میں دو بہنوں کے ساتھ اجتماعی زیادتی

21: **جناب نصیر احمد:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ روزنامہ "ڈان" مورخہ 7-نومبر 2018 کی خبر کے مطابق رحیم یار خان، صادق آباد کے علاقہ میں جاگیر دار / وڈیروں کی جانب سے دو بہنوں کے ساتھ اجتماعی زیادتی کی گئی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ بعد ازاں زیادتی کا شکار لڑکیوں کو ان کے چچا نے دیگر رشتہ داروں کے ساتھ مل کر قتل کر دیا، کیا مذکورہ واقعہ کا مقدمہ درج کر لیا گیا ہے اور ملزمان گرفتار ہو چکے ہیں اس واقعہ کی تفتیش کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! شکریہ

(الف) اس کا جواب یہ ہے کہ واقعہ درست ہے اور اس سلسلے میں مقدمہ نمبر 221/18 مورخہ 05-11-2018 بجرم 365/b تھانہ بھونگ درج ہو چکا ہے۔ یہ مقدمہ تین ملزمان کے خلاف درج کیا گیا جس میں ایک ملزم گرفتار ہو چکا ہے دو نے ضمانت قبل از گرفتاری کروائی ہوئی ہے جن کی آئندہ تاریخ پیشی 10-12-2018 ہے۔

(ب) یہ بھی درست ہے اور اس سلسلے میں مقدمہ نمبر 222/18 مورخہ 05-11-2018 بجرم 302/311/34 تھانہ بھونگ درج ہو چکا ہے اور اس سلسلے میں دو ملزمان کو گرفتار کر کے جیل بھیجا جا چکا ہے اور اس کا چالان بھی مکمل ہو چکا ہے۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! اس میں میری گزارش یہ ہے کہ بارہا دفعہ یہاں پر ذکر ریاست مدینہ کا ہوتا ہے اور حوالہ بھی دیا جاتا ہے آپ کا تعلق بھی انہی علاقوں سے ہے۔ یہ ہمیشہ سے رہا ہے وہاں پر وڈیرے اور لوگ طاقتور ہیں اُن کی طاقت پر جب یہ پرچے درج ہو جاتے ہیں تو کچھ عرصہ گزرنے کے بعد وہ مدعی کو اپنے اثر کے ذریعے پرچے واپس لینے کے لئے پریشرائز کرتے ہیں اور اکثر یہ روایت رہی ہے کہ اس سے بڑا ظلم کیا ہوگا کہ زیادتی بھی اُن بچیوں کے ساتھ ہوئی اور honour killing کے نام پر قتل بھی انہی کو کیا گیا۔ اس میں سب سے بڑا flaw یہ ہے کہ اکثر یہ ہوا ہے کہ زیادتی کے پرچوں میں دہشت گردی کی دفعات لگائی جاتی ہیں۔ منسٹر صاحب! یہ بھی پتا چلا ہے کہ دہشت گردی کی دفعات اس میں شامل نہیں ہیں۔

جناب سپیکر! دوسری میری گزارش یہ تھی کیا یہ ممکن نہیں تھا کہ اس میں ریاست خود مدعی بنتی تاکہ جو مدعی لوگ ہیں اُن کو طاقت ملتی اور اُن پر کوئی ناجائز پریشر نہ ڈالا جاتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کسی کا اثر لینے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا ملزمان سارے گرفتار ہو چکے ہیں اور اس میں مدعی ریاست ہی ہے اور پراسیکیوشن کو ریاست ہی آگے لے کر چلے گی اور انشاءاللہ تعالیٰ قانون کے مطابق ملزموں کو قرار واقعی سزا دلائی جائے گی۔

پوائنٹ آف آرڈر

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شاہ صاحب!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں نے آپ سے گزارش کی تھی اب میں یہاں حکومتی بنچز پر بیٹھا ہوں ہماری سیٹوں کا کوئی تعین کر دیں۔ یا اسمبلی میں بیٹھنے کی جگہ نہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شاہ صاحب! یہی بات جب میٹنگ ہوئی تھی اُس میں discuss ہو چکی ہے اب اُس کو کیوں repeat کرنا چاہتے ہیں؟

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! اس کو indicate کر دیتے کم از کم میں بھی کہیں بیٹھ کر بات کر لیتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شاہ صاحب! ایک بات میٹنگ میں ہو چکی ہے آپ اُس کو کیوں repeat کر رہے ہیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! عملدرآمد ہو جاتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عملدرآمد ہو جائے گا آپ کی سیٹ کہاں ہے آپ اپنی سیٹ پر بیٹھیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! سیٹ ہے ہی کوئی نہیں، پتا ہی کوئی نہیں۔ سر مینوں کوئی دسے تاں پتا لگے۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! جس وقت سیٹ reserve ہو اگر کوئی معزز ممبر اپنی سیٹ کے بغیر بات کرے گا تو اُس کی بات سنی جائے گی اور نہ رجسٹر ہوگی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ہماری ایڈوائزری کمیٹی میں یہی discussion ہوئی ہے اور یہ طے پایا ہے کہ جو پارٹی parliamentary لیڈرز کو ان کی مرضی کے مطابق سیٹ دی جائے گی۔ شاہ صاحب! آپ کی سیٹ کہاں پر allotted ہے؟

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! مجھے تو پتا نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اپنی سیٹ پر تشریف لے جائیں اور پھر بات کریں۔

شوگر ملیں جلد از جلد چلانے کا مطالبہ

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! گزارش ہے کہ crushing season delay ہو گیا ہے، کاشتکار بہت پریشان ہیں، جو ملیں 10۔ نومبر کو چلنی تھیں اب سننے میں آ رہا ہے کہ وہ 15۔ دسمبر کو چلیں گی۔ اس سے ہماری گندم کی بجائی لیٹ ہو رہی ہے اور کاشتکار بہت پریشان ہے۔ میں یہاں بات تو کر رہا ہوں لیکن ایگریکلچر منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں اگر باہر ہیں تو ان کو بلا لیں کیونکہ جواب تو انہوں نے ہی دینا ہے، میں ٹھہر کر بات کر لیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شاہ صاحب! آپ بات پوری کر لیں یہاں وزیر قانون موجود ہیں وہ آپ کے notes لے لیں گے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پچھلے دنوں کھاد کی قیمتیں بھی غیر اعلانیہ طور پر بڑھائی گئیں اور بجلی کی قیمتوں میں بھی اضافہ کیا گیا۔ پنجاب کے کسان کا پہلے ہی بہت بُرا حال تھا اور ان چیزوں سے اس کی مزید تباہی ہو گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لاء منسٹر صاحب! آپ kindly ان کے notes لے لیں۔ جی، شاہ صاحب!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ حکومت کو حکم کر سکتے ہیں کیونکہ آپ کی ruling حکم ہی ہے۔ آپ حکم دیں کہ crushing season فوراً start کیا جائے اور ایسے لوگ جن کی غلط پالیسیوں کا خمیازہ کسان بھگتتا ہے ان کے خلاف کارروائی کی جائے۔ اس میں کوئی سٹیک ہولڈر موجود نہیں ہوتا وہاں ٹائی والا اور پینٹ کوٹ والا بابو ہماری کسانوں کی پالیسیاں بنا رہا ہوتا ہے جس کو ہمارے مسائل کا کچھ پتا نہیں ہوتا۔ اس کو یہ پتا نہیں ہوتا کہ کاشتکار کتنی مشکل سے اپنی زمین کو بوتا ہے، سردیوں کی طویل راتوں میں جاگ کر پانی لگاتا ہے اور اپنی فصل پروان چڑھاتا ہے۔ جب اس کی برداشت کا ٹائم آتا ہے تو اس کے فیصلے کرنے والوں کی میٹنگز ہی ختم نہیں ہوتیں۔

جناب سپیکر! پچھلے دو ہفتوں سے ہم سن رہے ہیں کہ کین کمشنر کی میٹنگ ہو رہی ہے، سیکرٹری ایگریکلچر کی میٹنگ ہو رہی ہے اور فلاں کی میٹنگ ہو رہی ہے۔ ملوں کے مالک ہمیشہ اقتدار میں رہتے ہیں۔ آج ان کی حکومت ہے کل جن کی حکومت تھی وہ بھی شوگر ملوں کے مالک تھے۔

جناب سپیکر! ہمارے حال پر بھی کوئی رحم کیا جائے ہم بہت نقصان میں ہیں۔ اس وقت یہ حالات ہو گئے ہیں کہ لوگوں کے پاس اپنے بچوں کی فیسیں بھی نہیں ہیں، علاج کے لئے پیسے نہیں ہیں اور لوگ بلوں کی ادائیگی کے لئے اپنے جانور فروخت کر رہے ہیں۔ آپ چھوٹے اضلاع میں جا کر کاشتکاروں کو دیکھیں کوئی سڑک پر بیٹھا ہے، کوئی ڈی سی آفس کے باہر احتجاج کر رہا ہے اور کوئی ڈی پی او آفس کے باہر احتجاج کر رہا ہے۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ آج اس کا کوئی مثبت حل نکالیں ورنہ پھر ہم بھی احتجاج کی طرف ہی جائیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شاہ صاحب! آپ نے جو ریمارکس دیئے ہیں وہ بہت ہی valid ہیں۔ وزیر قانون بیٹھے ہوئے ہیں میرے خیال میں انہوں نے آپ کی بات نوٹ کر لی ہے اور انشاء اللہ grievances دُور کئے جائیں گے۔ یہاں زیادہ تر طبقہ زمینداروں کا ہے اور زمینداروں کو اس طرح کی پریشانیاں آتی ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ گورنمنٹ کی طرف سے اس پر جلد از جلد جواب آ جائے گا۔

جناب تیمور علی لالی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لالی صاحب!

جناب تیمور علی لالی: جناب سپیکر! میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے وقت دیا۔ شاہ صاحب نے جو بات کی ہے میں اس کی کچھ تائید کرتا ہوں اور کچھ ان کی معلومات میں اضافہ بھی کرنا چاہتا ہوں۔ گورنمنٹ کی طرف سے جب شوگر مل مالکان کو زور دیا گیا کہ crushing season start کیا جائے تو وہ پٹیشن میں چلے گئے ہیں اور ان کو 30۔ نومبر تک کا حق حاصل تھا۔ میں ان کی اس بات کی تائید کرتا ہوں کہ کاشتکاروں کا اس وقت نقصان ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر! یہ ایک اہم مسئلہ ہے کیونکہ میں خود کاشتکار گھرانے سے تعلق رکھتا ہوں۔ اس وقت گنّے کی فصل mature ہو چکی ہے، لیٹ ہونے سے اس کا وزن کم ہو گا جس سے کاشتکار کو نقصان ہو گا۔ جب crushing season late start کیا جاتا ہے تو اس سے گندم کی بجائی کا بھی نقصان ہوتا ہے۔ شوگر مل والے crushing season تاخیر سے شروع کر کے رش بڑھاتے ہیں تاکہ رش کی وجہ سے یہ من مانی کر کے گنّے کی فصل سے کٹوتی کر سکیں اور من مانی کا ریٹ دے سکیں۔ آپ بھی چونکہ اسی گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں آپ کو پتا ہے کہ کاشتکار مجبور ہوتا ہے۔ جب وہ سال بھر محنت کر کے فصل تیار کرتا ہے تو مل مالکان crushing season تاخیر سے شروع کرتے ہیں جس کی وجہ سے اسے کئی مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ مل مالکان کی ایک monopoly بنی ہوئی ہے گورنمنٹ کے بار بار کہنے کے باوجود انہوں نے crushing season start نہیں کیا۔ ان کی ہٹ دھرمی کی وجہ سے گنّے کی فصل آہستہ آہستہ کم ہوتی جا رہی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لالی صاحب! Next time we will make sure کہ ایگریکلچر منسٹر صاحب یہاں موجود ہوں اور آپ کے positive points اور باقی ممبران نے جو بات کی ہے ان کا جواب دیں گے۔ اس پر ہم general debate بھی کریں گے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! یہ ایک دو دن میں ہی ہو زیادہ late نہ ہو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، اس پر پرسوں debate کی جائے گی اور ابھی بھی جو ممبران بات کرنا چاہتے ہیں تو وہ کر سکتے ہیں۔

رانا منور حسین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

اپوزیشن کے ممبران کو پنجاب ہاؤس و دیگر شہروں میں کمرے الاٹ کرنے کا مطالبہ

رانا منور حسین: جناب سپیکر! میں الحمدللہ تیسری بار اس معزز ہاؤس کا ممبر بنا ہوں۔ میں نے پچھلی حکومتوں میں روایت دیکھی ہے کہ پنجاب اسمبلی کا کوئی ممبر چاہے وہ ٹریژری بنچز سے ہو یا اپوزیشن سے ہو جب بھی پنجاب ہاؤس میں reservation کے لئے کوئی request بھیجتا ہے چاہے وہ اسلام آباد کے لئے ہو، راولپنڈی کے لئے ہو، کراچی کے لئے ہو یا مری کے لئے ہو تو اس کی request کو ہمیشہ honour دی جاتی ہے۔

جناب سپیکر! میں نے اس میں آج تک کبھی کوئی discrimination نہیں دیکھی لیکن اس دفعہ ہمارے اپوزیشن بنچز کے ایم پی اے صاحبان جن کو اسلام آباد یا راولپنڈی میں کوئی کام ہوتا ہے جب بھی انہیں reservation کے لئے request بھیجی تو ان کی request کو honour نہیں کیا گیا۔ کیا یہ پنجاب ہاؤس اسلام آباد، لاہور یا کراچی صرف ٹریژری بنچز کے لئے ہے؟

جناب سپیکر! ہمیں بتا دیا جائے کہ اپوزیشن بنچز سے کوئی ممبر کمپٹرولر کو request نہ بھیجے۔ کمپٹرولر صاحبان کہتے ہیں کہ ہمیں message کریں، message کے بعد کہتے ہیں کہ اپنے letter head pad پر فیکس کریں۔ یہاں جتنے بھی اپوزیشن ممبران ہیں وہ آپ کو بتائیں گے کہ ہماری کسی بھی request کو honour نہیں کیا جاتا۔ اگر ہماری entitlement ہے تو ہماری request کو honour ملنی چاہئے۔ آپ Custodian of the house ہیں اور آپ کی responsibility بنتی ہے کہ آپ اس کو make sure کریں کہ کوئی بھی ممبر جب بھی request بھیجے تو اس کو reservation ضرور ملے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا صاحب! آپ ہمارے معزز ممبر ہیں اور میں آپ کو ایک بات بتا دوں کہ اگر وہاں پر rooms available ہوتے ہیں تو پھر مل جاتے ہیں۔ میرے ساتھ بھی دو تین مرتبہ یہ problem آیا کہ مجھے بھی rooms نہیں ملے کیونکہ وہاں ہمارے ممبران کے guests نے stay کیا ہوا تھا۔ ہم کوشش کریں گے کہ آئندہ آپ کو اس طرح کے مسئلے درپیش نہ آئیں۔

جناب احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں اس کا جواب دینا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تمام ممبران تشریف رکھیں منسٹر صاحب اس کا جواب دینا چاہتے ہیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پہلے میں اپنے بھائی کو correct کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے جو یہ فرمایا کہ کسی دور میں ایسا نہیں ہوا۔ میں نے بطور لیڈر آف دی اپوزیشن پچھلے tenure میں تین مرتبہ attempt کی لیکن مجھے reservation نہیں ملی اس کے بعد میں ہوٹل میں جا کر ٹھہرتا رہا ہوں۔ کمپٹرولر نے میری ٹیلیفون کال لینے سے انکار کیا۔

جناب سپیکر! آج یہ میرٹ کی بات کرتے ہیں، انہیں entitlement کا خیال آگیا ہے۔ ہم بھی یہاں اپوزیشن کے لوگ تھے لیکن اس کے باوجود جس طرح آپ نے کہا ہے، پنجاب ہاؤس میں پچھلے دور میں کیا ہوتا رہا ہے؟ آصف کرمانی اور پرویز رشید سے پانچ پانچ سال تک کوئی پوچھنے والا نہیں تھا۔ پنجاب ہاؤس میں ان کی فری بورڈنگ تھی، پنجاب ہاؤس میں full ان کی خوراکیں تھیں، ان کے ناشتے، چرغے اور حلوے مانڈے تھے۔ آپ جا کر دیکھیں ذرا! ہم پنجاب ہاؤس کا آڈٹ کروا رہے ہیں، 70 لاکھ روپے سے زیادہ جناب پرویز رشید کی طرف due ہیں جو وہاں فری رہ رہے تھے اور یہ جو آصف کرمانی ہے جو سپیشل اسسٹنٹ ٹو پرائم منسٹر رہے ہیں ان پر 65 لاکھ کے قریب واجبات ہیں۔ اپوزیشن کا کوئی ایک بندہ یہ بتائے کہ کیا پنجاب ہاؤس کی entitlement ہونے کے باوجود مری، راولپنڈی اور اسلام آباد کے اندر انہوں نے کبھی کسی کو accommodate کیا لیکن ہم آپ سے وعدہ کرتے ہیں جن کی entitlement بنتی ہے وہاں جگہ ہوگی تو ہم ضرور انہیں accommodate کریں گے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب سمیع اللہ خان!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے بات کی ہے کہ فلاں بندے کا اتنا due ہے اس کا حق نہیں تھا تو یہاں اس ملک میں خیبر پختونخوا کے ہیلی کاپٹر کی جناب عمران خان کو entitlement نہیں تھی لیکن وہ use کرتے رہے ہیں اور آج وہ کیس کورٹ کے اندر ہے۔ مجھے نہیں سمجھ آتی کہ کس منہ کے ساتھ بات کرتے ہیں۔۔۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئر نگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! یہ ہمارے سوال کا جواب دے دیں یا یہ استعفیٰ دے دیں یا میں استعفیٰ دے دوں گا۔ اگر مسلم لیگ (ن) کے درجنوں لوگ اور چیلے جن کی entitlement نہیں تھی وہاں پر سارا سارا سال پنجاب ہاؤس کے کمروں پر براجماں تھے ان کے رشتہ دار، ان کے ملازم اور وہ شاہی خاندان، ان کے ڈرائیورز اور ڈرائیوروں کی اولادیں ان کے پاس پورا پنجاب ہاؤس ہوتا تھا۔ یہ اس کا مجھے جواب دے دیں۔

جناب سپیکر! میرا چیلنج ہے کہ میں درجنوں لوگوں کے بقایاجات لاکر دوں گا جنہوں نے واجبات بھی ادا نہیں کئے، لاکھوں روپے کے واجبات ادا کئے بغیر وہ فارغ ہو گئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! شکریہ

جناب احمد خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ان کا مائیک on کریں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب سمیع اللہ خان! آپ بیٹھ جائیں۔

جناب احمد خان: جناب سپیکر! میں عرض کروں گا، میں ایک تصحیح کر دوں۔

MR DEPUTY SPEAKER: Please, No cross talk.

جناب احمد خان: جناب سپیکر! میں آپ سے عرض کرتا ہوں، یہ میرے معزز ممبر ہیں۔ رانا صاحب اور ہم اکٹھے پچھلی اسمبلی میں بھی colleague رہے ہیں۔ پنجاب ہاؤس کے حوالے سے میں correction ضرور کروں گا شاید ان کے علم میں نہ ہو۔ یہ ایک پنجاب ہاؤس نہیں بلکہ پورے پنجاب میں جہاں کہیں بھی کوئی گورنمنٹ آفس تھا یا کوئی ریسٹ ہاؤسز تھے پچھلے پانچ سالوں میں پی ٹی آئی ممبران کا ادھر داخلہ بند تھا۔

جناب سپیکر! یہ میں آپ کو fact پر بات بتا رہا ہوں، میں نے خود رابطہ کیا ہے اور میں خود پچھلی اسمبلی میں ممبر تھا۔ یہ بات کہنا کہ یہ precedent نہیں ہے لیکن ان کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے اس کا ازالہ ہونا چاہئے۔ میں یہ آپ سے گزارش کروں گا جس طرح ہمارے منسٹر میاں محمود الرشید پہلے یہ بات کر چکے ہیں۔

جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ privilege ممبر کا ہوتا ہے۔ میں اپنے دوستوں اور بھائیوں کو یاد دلاؤں کہ 18 یا 19۔ اگست 2013 کو غالباً I don't know مجھے اب یاد نہیں ہے رانا مشہود احمد خان ادھر بات کر رہے تھے تو انہوں نے یہ کہا تھا کہ ہم تمام اسمبلی کو برابر لے کر چلیں گے اور ہم تمام اپوزیشن ممبران کو برابر لے کر چلیں گے۔ DDC Committees میں بھی ساتھ رکھیں گے، ان کو privilege بھی پورا دیں گے اور ہم سب یہ کچھ کریں گے۔ اس سے پہلے میاں محمد شہباز شریف یہ دو تین دن پہلے فرما چکے تھے اور میں نے on the floor of the House یہ بات کہی تھی کہ آپ لوگ یہ ہاؤس کے floor پر کہہ رہے ہیں تو کیا یہ آپ کی commitment سمجھیں۔ رانا مشہود احمد خان اب اس وقت اسمبلی میں موجود نہیں ہیں تو انہوں نے یہ کہا تھا کہ ہماری یہ commitment ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ چاہتا ہوں کہ یہ کوئی اچھی بات نہیں ہے جو ان کی طرف سے پچھلے پانچ سال میں ہوتی رہی ہے۔ یہ جو ہمارے ممبرز کا privilege ہے وہ equal privilege ہونا چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک نیا example set کریں۔ دل بڑا کرنا چاہئے۔

جناب احمد خان: جناب سپیکر! جی ہاں! یہ میں آپ سے گزارش کر رہا ہوں اور میں صرف دو منٹ لوں گا۔ ہمارے DPOs اور DCOs اس وقت ہماری بات نہیں سنتے تھے، ہمارے فون نہیں attend کرتے تھے لیکن وہ بات اب ختم ہو چکی ہے۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ یہ چلیں اور اپنی ہٹ دھرمی ختم کریں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے 35 سال کام کیا ہے۔ اب ہم تین مہینے سے آئے ہیں اور پنجاب کی حکومت کو ابھی یہ ذہنی طور پر تسلیم نہیں کر رہے کہ تخت لاہور ٹرانسفر ہو چکا ہے اور تخت لاہور عوام کے پاس آ چکا ہے۔ یہ میرے بھائی ہیں اور میں نے خود ان کے ساتھ اپوزیشن گزاری ہے۔۔۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میری بہن اگر اپنی باری میں بولیں گی تو میں عرض کروں گا کہ مجھے دو منٹ بات کرنے دیں۔

جناب سپیکر! میں اب اپنے اصل پوائنٹ پر آؤں گا، میں نے یہ بات کہہ دی ہے اور یہ ایک ضمناً بات چلی ہے۔ اب میں گنّے کے حوالے سے بات کروں گا کہ پچھلی دفعہ گنّے کے سیزن میں اپوزیشن کے بنچوں سے ان بھائیوں سے گزارش کرتے رہے تھے۔ یہ ایک مافیا ہے اس مافیا کے ساتھ لڑائی ہو رہی ہے۔ اب اصل جو پوزیشن ہے وہ یہ ہے کہ پچھلی دفعہ 100 روپے میں گنّا خرید گیا، 100 روپے میں ہمارے کپڑے اتارے گئے اور ہم کسانوں کو ننگا کیا گیا۔ اس وقت جو ہماری گورنمنٹ کے ساتھ کسانوں کی نمائندگی کر رہا ہے اس میں ہم 180 روپے قیمت پر لڑائی کر رہے ہیں۔ اگر 180 روپے ہمارے ریٹ نہ بنے تو ہم blackmail ہونے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

جناب سپیکر! اب گورنمنٹ سے میری یہ submission ہے اور یہ ایگریکلچر based صوبہ ہے اگر آپ 1948 کی طرف جائیں تو اس وقت GDP میں ایگریکلچر کا 50 فیصد سے above حصہ تھا تو اب میرے خیال میں یہ 4.5 رہ چکا ہے تو میں اتنا یہ عرض کروں گا کہ ہم CPR کو چیک کا درجہ دیں اور اگر چیک کا درجہ دے کر CPR valid نہیں ہوتی تو ایک کام ہو جائے کہ جو چیک باؤنس ہونے پر پرچے ہوتے ہیں۔ 489F کی دفعہ لگتی ہے وہ ہماری CPR پر لگا دی جائے تو کسانوں کو payment بھی صحیح ہو گی اور انشاءاللہ ملیں بھی صحیح ٹائم پر چلیں گی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

محترمہ اسوہ آفتاب: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ! آپ بات کریں۔

محترمہ اسوہ آفتاب: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں صرف 40 سیکنڈ لوں گی۔ ہم سارے آپس میں بہن بھائی ہیں اور اس میں کوئی دوسری بات ہی نہیں ہے۔

I made a call for reservation because I belong to Pindi and I wanted accommodation for 2 to 3 days

جناب سپیکر! مجھے انہوں نے سوال کیا اور کہا کہ آپ مسلم لیگ (ن) کی ایم پی اے ہیں۔ which was very surprising. تو میں نے کہا کہ ہاں جی پھر انہوں نے کہا کہ اب آپ اس نمبر پر فون کریں۔ پھر سیکرٹری اسمبلی کے پاس فیکس گیا، میرا مطلب ہے کہ I don't want

disrespect to anybody لیکن یہ طریق کار ٹھیک نہیں ہے اور میں 35 سیکنڈ پر اپنی بات ختم کرنا چاہتی ہوں۔ شکریہ

جناب قیصر اقبال: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ last point of order ہے۔ اس کے بعد ایجنڈے پر آتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں نے ضروری بات کرنی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں! وہ آپ کے colleague بات تو کر لیں۔

جناب قیصر اقبال: جناب سپیکر! یہ ہاؤس کی روایت رہی ہے کہ اگر کوئی مہمان اسمبلی کے اندر آنا چاہے تو ہمیشہ ایک دو مہمانوں کو اجازت مل جاتی تھی۔ اگر کسی کام سے یا کسی دوست سے ملنا ہے مگر آج میں نے خود request کی ہے تو انہوں نے کہا کہ (ن) لیگ والوں کے کسی مہمان کو اجازت نہیں ملے گی۔ یہ مدینہ کی ریاست ہے یا یہ بنی گالہ کی ریاست ہے؟

جناب سپیکر! یہ میں آپ سے پوچھنا چاہ رہا ہوں اور آپ مجھے یہ بتا دیں کہ کیوں اس طرح کی discrimination ہو رہی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: ہماری طرف سے کوئی ایسے آرڈر نہیں ہیں۔

جناب قیصر اقبال: جناب سپیکر! پھر اس کی انکوائری کرائیں، پہلے معزز ممبر نے کہا کہ 8۔کلب پر گئے ہیں تو انہوں نے داخل نہیں ہونے دیا۔ 8۔کلب کسی کی ذاتی جاگیر ہے؟ یہ گورنمنٹ کا آفس ہے اور وہاں ہر بندہ جا سکتا ہے۔ اگر ہمارا کام جائز نہ ہو تو بے شک پی ٹی آئی والے نہ کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر قانون نے 8۔کلب والے matter کا جواب دے دیا ہے۔ پلیز، اب آپ بیٹھ جائیں۔

جناب قیصر اقبال: جناب سپیکر! پھر ہمارے مہمانوں کو کیوں بند کیا جا رہا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب محمد ارشد ملک!

جناب محمد ارشد ملک: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! حکومت کی طرف سے ریاست مدینہ اور سو دن کے ایجنڈے کی بات ہوئی۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان کے سو دن کے ایجنڈے اور

ریاست مدینہ میں کہیں یہ بھی درج ہے کہ انہوں نے چوتھے اور چھٹے سکیل کے چھوٹے چھوٹے ملازمین کو تبدیل کر کے دور دراز علاقوں میں بھیجنا ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ کا طالب ہوں۔ میں specific بات کروں گا اسی floor پر میاں محمود الرشید کھڑے ہو کر باتیں کیا کرتے تھے کہ ان کے جیتے ہوئے لوگوں کو accommodate نہیں کیا جاتا بلکہ ان سے ہارے ہوئے لوگوں کو accommodate کیا جاتا ہے۔ آج یہ ہو رہا ہے کہ ہم سے جو لوگ ہارے ہوئے ہیں وہ چوتھے اور چھٹے سکیل کے ڈرائیورز اور کانسٹیبلز کو ڈیرہ غازی خان کے لئے ٹرانسفر آرڈر تھما رہے ہیں اور کسی کو راجن پور بھیج رہے ہیں۔ کیا یہ ریاست مدینہ ہے، کیا اس ریاست مدینہ کے لئے وزیراعظم نے یہ وعدہ کیا تھا؟ آج discrimination ہو رہی ہے میں specific ہیلتھ کے شعبے کی بات کروں گا کہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ ساہیوال سے ایک چھٹے سکیل کے ملازم کو ڈیرہ غازی خان بھیجا گیا ہے۔ میں نے اس سلسلے میں EDO اور CEO ہیلتھ سے بات کی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اس سلسلے میں کوئی تحریک التوائے کار دیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! دو دن بعد ڈپٹی کمشنر ساہیوال نے مجھے کہا کہ آپ سے ہارے ہوئے بندے کی خواہش پر یہ کام ہو رہا ہے۔ کیا یہ ریاست مدینہ ہے؟

(اذان مغرب)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ حنا پرویز بٹ!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں بات کر رہا تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کا point آ چکا ہے اب آپ تشریف رکھیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں اپنی بات wind up کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جلدی کریں اور within thirty seconds اپنی بات مکمل کر لیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ ڈی جی/1122، ڈپٹی کمشنر ساہیوال اور CEO ہیلتھ ساہیوال کو بلا کر پوچھا جائے کہ ان بندوں کا کیا قصور ہے اور ایک direction دی جائے کہ جیسے ریاست مدینہ میں ہمارے نبی پاکؐ نے کسی سے بدلہ نہیں لیا تھا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! آپ اس سلسلے میں ایک تحریک التوائے کار لے آئیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ بھی کسی سے بدلہ نہ لیں اور سب کو smoothly کام کرنے دیا جائے اور نئے پاکستان کی بنیاد اچھے کاموں سے کی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں آپ سے استدعا کرتا ہوں کہ آپ direction دے کر انہیں بلالیں تو یہ آپ کی مجھ پر مہربانی ہوگی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! آپ طریق کار کے مطابق تحریک التوائے کار لے کر آئیں اس کے بعد دیکھ لیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک: جی، ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ حنا پرویز بٹ!

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! گورنر ہاؤس کی دیواریں گرانے کے حوالے سے جو بات raise کی گئی تھی اس پر معزز وزیر قانون نے جواب نہیں دیا۔ 1885 کے Historical Buildings Act کے مطابق heritage buildings گرانے کی اجازت لینا پڑتی ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ کیا حکومت نے اجازت لی ہے؟ اور اس پر کتنا بجٹ لگ رہا ہے؟ ہماری اطلاع کے مطابق اس جنگلے پر چھ کروڑ روپے کا بجٹ مختص کیا گیا ہے۔ مزید برآں کیا یہ بجٹ فیڈرل گورنمنٹ دے رہی ہے یا صوبائی گورنمنٹ دے رہی ہے۔ لاء منسٹر صاحب اس پر highlight کریں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ جی، محترمہ عظمیٰ کاردار!

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں ذرا ان سے بھی پوچھنا چاہ رہی ہوں کہ لاہور کی گیارہ historical sites تھیں جو انہوں نے اورنج لائن ٹرین کے لئے کھدائی کر کے ختم کیں انہوں نے یہ سب کچھ Antiquities Act کے خلاف کیا جس پر سپریم کورٹ کو action لے کر کام رکوانا پڑا۔ ذرا یہ اس Antiquities Act کے متعلق بھی ہمیں تھوڑا سا بتاتے چلیں۔ اس بارے میں جب شہباز شریف سے پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ ہم نئی historical sites بنادیں گے۔ محترمہ جو گورنر ہاؤس کے متعلق بات کر رہی ہیں میں اس سلسلے میں عرض کرتی ہوں کہ پاکستان میں جتنے بھی گورنر ہاؤسز ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ، اب ہم تحاریک التوائے کار کی طرف آتے ہیں۔

جناب منیر مسیح کھوکھر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب منیر مسیح کھوکھر: جناب سپیکر! میں اقلیتوں کی نمائندگی کرتے ہوئے یہ بات بتانا چاہتا ہوں کہ کرسمس کا سیزن ہے جس کے لئے فیڈرل گورنمنٹ نے پورے پاکستان میں 26۔دسمبر کو چھٹی کا اعلان کر دیا ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ پنجاب گورنمنٹ بھی 26۔دسمبر کو چھٹی کا اعلان کرے اور سابقہ روایات کو برقرار رکھتے ہوئے اقلیتوں کے چرچز، مندر اور گوردواروں کی repairing اور maintenance کے لئے بجٹ وقف کیا جائے تاکہ اقلیتیں بھی سرخرو ہو سکیں اور ان کے کام ہو سکیں۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار take up کرتے ہیں۔ جناب محمد رضوان کی تحریک التوائے کار ہے۔

کورم کی نشاندہی

جناب منیب الحق: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! ایوان میں کورم پورا نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: معزز ممبران! اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔ Please be seated. دوبارہ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر دوبارہ گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے اور نماز مغرب کا وقت بھی ہو گیا ہے لہٰذا پندرہ منٹ کا وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر وقفہ برائے نماز مغرب کے لئے
اجلاس کی کارروائی پندرہ منٹ کے لئے ملتوی کی گئی)
(نماز مغرب کے وقفہ کے بعد جناب ڈپٹی سپیکر 5 بج کر 40
کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: معزز ممبران! آپ سب اپنی اپنی سیٹوں پر بیٹھ جائیں تاکہ گنتی کی جا سکے۔ جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے۔

The House is adjourned to meet on Tuesday the 4th December 2018 at 11:00 clock morning. Thank you